بزم آخر

یعنی

شہر دہلی کے آخری بادشاہوں کا طریق معاشرت

جس میں بطور مکالمہ ابو نصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی کے زمانے سے ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ اخیر بادشاہ دہلی کے عہد تک قلعہ کے ظاہری و باطنی برتاؤ، عادتیں، رسمیں، خانگی معاملات، طرز معاشرت، دربار اور سواری کے قاعدے، جشن اور عیدوں کے قرینے، میلوں کے رنگ، تماشوں کے ڈھنگ اور قلعہ میں دربار کے قاعدے، زنانہ محلوں میں عورتوں کی بات چیت مع قصائد سواری و دربار کے متعلق درج ہیں

مرتبہ منشی فیض الدین صاحب مرحوم

سنہ ۱۹۲۲ء

[illegible] حسین نے [illegible]

[illegible]

قیمت عام عہ | والیان ملک سے عہ | محصول علاوہ

بزم آخر

یعنی

دہلی کے دو اخیر بادشاہوں کا طریق معاشرت

رباعی

صبح عشرت کی شام ہوتی ہے	بزم آخر تمام ہوتی ہے
ہان اجل آج آجاتا ہے ✱	انجمن اختتام ہوتی ہے

یون تو خود ہی دنیا ایک عبرت نامہ ہے جو صبح و شام کی رنگ برنگی سے ہر وقت اور ہر روز زمانہ کا انقلاب دکھاتی رہتی ہے لیکن بعض عبرتین ایسی بھی ہوتی ہین کہ اُن سے صاحب ہوش پکڑتے اور اپنی آیندہ بہتری و بدتری کا شگون لیتے ہین۔ نہین نہین بلکہ دنیوی واقعات کو کامل اور سچی پیشین گوئی تصور فرما کر اُسی سے ہونہار نتیجے نکالتے ہین چنانچہ جنکی طبیعتون مین خدائے تعالی نے یہ صلاحیت اور جوہر لطیف پیدا کیا ہے وہ کھیل مین سے بھی ایک نہ ایک کام کی بات حاصل کر لیتے ہین بقول سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ۔

قطعہ

نگوئید از سر بازیچہ حرفے	کزان پندے نگیرد صاحب ہوش
وگر صد باب حکمت پیش نادان	بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

چونکہ بقا ذات باری کے واسطے مخصوص اور فنا ہمارے لیئے
ہر دم موجود ہے اس لئے مناسب ہے کہ زمانہ کتاب انقلاب کے
جو جو ورق الٹتا جائے ہم اس کی ایک ایک نقل اپنے عبرت اور
گزشتہ واقعات کی کیفیت معلوم کرنے کی غرض سے اپنے پاس
رکھتے جائین تاکہ ہمین زمانہ گذشتہ اور آئندہ سے ہر گھڑی ترقی و تنزل
کا سبق ملتا رہے اور ہم اپنے اس چند روزہ عروج پر حد سے
زیادہ نازان نہون - بلکہ ان امور کی اصلاح مین کوشش کرین
جنہون نے پچھلون کو کہین کا نہ رکھا اور اگلون کے ساتھ بھی شاید
ویسا ہی سلوک کرین پس اس لحاظ سے اگر ہم شاہان دہلی کے دو
اخیر بادشاہون کے طریق معاشرت کا ہو بہو وہ ذکر لکھین
جس کے سننے کو ہماری آئندہ نسلون کے کان ہمیشہ ترستے اور
آنکھین دیکھنے کو پھڑکتی رہین گی تو کچھ بیجا نہین ان کی قوم کے واسطے
بھی ایک عمدہ اور دیرپا یادگار ہے - کیونکہ ابھی تک تو بعض بعض
اپنی آنکھون سے دیکھنے اور بزرگون سے سننے والے آدمی موجود ہین

پھر وہ کہاں اور ہم کہاں۔ کوئی دن کو یہ خواب وخیال ہو کر مٹ جائے گا۔

لہذا مالکان مطبع ارمغان نے یہ کام منشی محمد فیض الدین صاحب ملازم قدیم جناب والا خطاب صاحب عالم و عالمیان مرزا محمد ہدایت افزا عرف مرزا الٰہی بخش صاحب مغفور و مبرور شہزادہ دہلی کے جنھوں نے بچپن سے قلعہ معلیٰ میں ہوش سنبھالا اور شہزادہ ممدوح کی خدمت میں رہ کر بہت کچھ واقفیت پیدا کی تھی سپرد کیا اور خود بھی صرف کثیر کے علاوہ ہر قسم کی مدد پہنچائی چنانچہ ایک عرصہ میں یہ سارا سامان مع نقشہ سواری دربار و تقویل مہاراجہ وغیرہ جمع ہو کر دہلی کی بزم آخر تیار ہوئی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مصنف مذکور نے مکالمہ کے طور پر سارا بیان لکھ کر ایک ایسی پر اثر تصویر کھینچدی ہے کہ جس سے ہر ایک پڑھنے والا گویا اُسی جگہ بیٹھا ہوا معلوم ہوتا۔ اور ایک ایک بات کو اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہے۔ اگر محل سرا کے ذکر ہے تو وہی بیگمات کی زبان موجود ہے اور جو دربار کا موقع ہے تو وہی درباری گفتگو ہو رہی ہے۔

درحقیقت واقعات کا اس طرح پر بیان کرنا انہین کا حصہ

ہے یا ہمارے صاحب عالم بہادر مرزا سلیمان شاہ صاحب

بہادر دام اقبالہ واجلالہ یادگار حضور مغفور کا زلہ ربانی کا تصدق۔

اس اخیر بزم مین حضرت ابونصر معین الدین اکبر شاہ

ثانی کے زمانے سے کر ابو ظفر سراج الدین محمد

بہادر شاہ

اخیر بادشاہ دہلی کے عہد تک روزمرہ کے کل برتاو۔ عادتین

رسمین۔ خانگی معاملات۔ دربار اور سواری کے قاعدے

جشن اور نذرون کے قرینے۔ زنانہ اور مردانہ میلون کے

رنگ۔ تماشون کے ڈھنگ تخت نشینی اور مرنے کی کیفیت

وغیرہ نہایت شرح بسط کے ساتھ درج ہے۔ چنانچہ مضامین

ذیل سے ان کل باتون کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

یہ کتاب مصنف نے ہندوستان کے نامی گرامی

خاندانی اور شریف لوگون کے کتب خانون مین رکھے

جانے کی غرض سے نہایت عمدہ کمال صحت سے

چھپائی ہے۔ اس لئے تمام اہل مطابع کی خدمت مین التماس

ہے کہ وہ اس کے چھاپنے یا دوسری طرز پر کر لینے کی

جرأت نہ فرمائیں ورنہ حکام وقت کی تکلیف دہی اور اپنی سرگردانی کا آپ سبب ہون گے فقط۔

فہرست مضامین بزم آخر

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱	دیباچہ از جانب مطبع شروع مین	۳
۲	فہرست مضامین	۶
۳	محل کا حال (رات)	۹
۴	صبح کا حال	۱۰
۵	محل کی سواری	۱۱
۶	طعام خاصہ	۱۲
۷	کھانون کے نام	۷
۸	شب کا وقت	۱۷
۹	روز مرہ کی سواری	۱۸
۱۰	عدالت کا دربار و نقول مواہیر شاہی	۲۰
۱۱	جلوس کی سواری	۲۱

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱۲	جشن	۲۷
۱۳	توڑے بندی	رر
۱۴	مہانداری	۲۸
۱۵	رتجگہ	۳۰
۱۶	صحنک	۳۵
۱۷	جشن کا دربار	۳۶
۱۸	محل کا دربار	۴۱
۱۹	نوروز	۴۴
۲۰	محرم	۴۶
۲۱	آخری چہار شنبہ	۵۰
۲۲	بارہ وفات	۵۲
۲۳	عرس حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ	۵۳
۲۴	حضرت غوث الاعظم کی گیارہوین	۵۴
۲۵	حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ کی سترہوین	۵۵
۲۶	مدار کی چھڑیان	۵۸
۲۷	خواجہ صاحب کی چھڑیان	۵۹

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۲۸	رجب	۶۰
۲۹	شب برات	۶۱
۳۰	رمضان	۶۳
۳۱	الوداع	۶۸
۳۲	عیدالفطر	۷۰
۳۳	عیدالضحیٰ	۷۱
۳۴	سلونو	۷۳
۳۵	دسہرہ	۷۵
۳۶	دوالی	۷۶
۳۷/۳۸	ہولی - جھروکون کا زنانہ	۷۷
۳۹	باغ کا زنانہ	۸۱
۴۰	پھول والون کی سیر	۹۳
۴۱	بادشاہ کا جنازہ	۱۰۳
۴۲	ولیعہد کا جنازہ	۱۰۵
۴۳	پھول	۱۰۶
۴۴	تقریظ	۱۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل سیروا فی الارض ثم انظروا

اللہ اکبر

چمن کے تخت پر جس دن شہ گل کا تجمل تھا	ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اک شور تھا غل تھا
خزاں کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں	بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

بادشاہ کے محل کا حال

رات

دیکھو بادشاہ محل میں بیگم فرماتی ہیں چپی والیاں چپی کر رہی ہیں باہر قصہ خواں بیٹھا داستان کہہ رہا ہے۔ ڈیوڑھیاں ماموں ہیں اندر حبشنیاں (قوم ولایت) - ترکنیاں (قوم ولایت) - قلماقنیاں (قوم ولایت) پہرے دے رہی ہیں۔ باہر حبشی قلار - دربان - مردھے (سردار پیادہ) - پیادے - سپاہی پہرے چوکی سے ہوشیار ہیں (متوجہ) لو اب چار گھڑی رات باقی رہی۔ وہ بادشاہی توپ صبح کی دغی

صبح

حلمچی آفتابے والیوں نے زیر انداز بچھا، چلمچی آفتابہ لگایا۔ رومال خانے والیاں رومال۔ پاؤں پاک۔ بینی پاک لئے کھڑی ہیں۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ سب نے مجرا کیا مبارک باد دی۔ طشت چوکی پر گئے۔ پھر وضو کیا۔ نماز پڑھی وظیفہ پڑھا۔ اتنے میں توشہ خانے والیاں کمخاب کا دستبقچہ لے کر حاضر ہوئیں۔ پوشاک بدلی۔ دیکھو تو جسولنی سینے پر ادب سے ہاتھ باندھے عرض کر رہی ہے۔

جہان پناہ! حکیم جی حاضر ہیں۔ حکم ہوا ہون! یعنی بلا لو۔ وہ پردہ ہو گیا۔ آگے آگے جسولنی پیچھے پیچھے حکیم جی منہ پر رومال ڈالے چلے آتے ہیں۔ مجرا کیا۔ نبض دیکھی۔ رخصت ہوئے۔ دواخانے میں سے تبرید کمخاب کے گلنے میں کسی ہوئی۔ اوپر مہر لگی ہوئی آئی۔ دواخانے والی نے سامنے مہر توڑ تبرید بادشاہ کو پلائی۔ کھنڈے خانے والیوں نے بھنڈہ تازہ کر کارچوبی زیر انداز بچھا۔ چاندی کے تاش میں لگا دیا۔ کشوری تیار کر بھنڈے پر رکھ دی۔ بادشاہ نے بھنڈا نوش کیا محل کی سواری کا حکم دیا

محل کی سواری

کہاریان ہوادار لائین۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ دیکھو اردابیگنیان
مردوالے کپڑے پہنے۔ سر پہ پگڑی۔ کمر مین دوپٹے باندھے۔ جریب
ہاتھون مین لئے ہوئے۔ اور حبشنیان۔ ترکنیان۔ قلماقنیان جریب
پکڑے تخت کے ساتھ ساتھ ہین۔ خواجہ سرا مورچھل کرتے جاتے
ہین۔ جسولنیان آگے آگے ہاتھ مین جریب لئے پکارتی جاتی ہین
خبردار ہو۔ خبردار ہو۔ درگاہ مین سواری آئی۔ سلام کیا فاتحہ
پڑھی۔ نواب سواری پھر آئی۔ بیٹھک مین داخل ہوئی۔
بادشاہ تکیہ پر بیٹھے۔ ملکہ دوران اپنی سوزنی پر۔ اور سب بیویان
(بادشاہ کی معزز بیوی) (چھوٹا گدیلہ)
جو مین اپنے اپنے درجے سے داہنی طرف بیٹھین شاہزادے شاہزادیان
اور بیگمات بائین طرف بیٹھین جسولنیان خواجے باہر کی عرض و
معروض بادشاہ سے کر رہی ہین حکم احکام جاری ہو رہے ہین عرضیان
دستخط ہو رہی ہین۔ لو اڑھائی پہر دن چڑھا۔ خاصے کی داروغہ نے
عرض کیا۔ کرامات خاصے کو کیا حکم ہے؟ حکم ہوا اچھا۔ سوزنی سے
خاصے والیون کو آواز دی۔ بیوی خاصہ لاؤ۔ تختخانہ[1] تیار کرو۔

---

[1] کمیون نے لکڑی کا کٹہرا کرتے تھے اسپر مین پردہ ڈالتے تھے۔

خاصہ

کہاریان۔ کشمیرنین دوڑین۔ دیکھو اہنڈکلیا۔ چھوٹے خاصے بڑے خاصے کے خوان سرپر لئے چلی آتی ہین۔ خوانون کا تار لگ رہا ہے۔ ایلو! خاصے والیون نے پہلے ایک سات گز لمبا تین گز چکلا چمڑا بچھایا اوپر سفید دسترخوان بچھایا۔ بیچون بیچ مین دو گز لمبی ڈیڑھ گز چکلی۔ چھ گز اونچی چوکی لگا۔ اس پر بھی پہلے چمڑا پھر دسترخوان بچھا۔ خاص خوراک کے خوان بھر گئے ہوئے چوکی پر لگا خاصے کی داروغہ سامنے ہو بیٹھی اس پر بادشاہ خاصہ کھائین گے باقی دسترخوان پر بیگماتین۔ شاہزادے شاہزادیان کھانا کھائین گی۔ لو اب کھانا چنا جاتا ہے۔

کھانون کے نام

چپاتیان (پتلی روٹی)۔ پھلکے (چھوٹی روٹی)۔ پراٹھے۔ روغنی روٹی۔ بری روٹی (دال بھری کچوری ہو)۔ بیسنی روٹی خمیری روٹی۔ نان۔ شیرمال۔ گاؤدیدہ۔ گاؤزبان۔ کلچہ۔ باقرخانی غوصی روٹی۔ بادام کی روٹی۔ پستے کی روٹی۔ چاول کی روٹی۔ گاجر کی روٹی۔ مصری کی روٹی۔ نان پنبہ (ولایتی)۔ نان گلزار (ولایتی)۔ نان قماش (ولایتی)

نان تنکی - بادام کی نان خطائی - پستے کی نان خطائی چھوارے کی نان خطائی
پتلی و ٹہری روٹی
یخنی پلاؤ - موتی پلاؤ - نور محلی پلاؤ - نکتی پلاؤ - فالسائی پلاؤ - آبی پلاؤ
ایجاد نور جہان
سنہری پلاؤ - روپہلی پلاؤ - بیضہ پلاؤ - انناس پلاؤ - کوفتہ پلاؤ - بریانی
پلاؤ - چلاؤ - سالے بکرے کا پلاؤ - بونٹ پلاؤ - شولہ - کھچڑی
کشمش پلاؤ - نرگسی پلاؤ - زمردی پلاؤ - لال پلاؤ - مزعفر پلاؤ - قبولی
طاہری - متنجن - زردہ - مزعفر - سونیان - من و سلوی - فرنی - کھیر
بادام کی کھیر - کدو کی کھیر - گاجر کی کھیر - کنگنی کی کھیر - یاقوتی - نمش - دودھ
کا دلمہ - بادام کا دلمہ - سموسے سلونے میٹھے - شاخین کھجلے قتلمے
قورمہ - قلیہ - دو پیازہ - ہرن کا قورمہ - مرغ کا قورمہ - مچھلی - بورانی
رائتا - کھیرے کی دوغ - ککڑی کی دوغ - پنیر کی چٹنی - سمنی - آش
دہی بڑے - بینگن کا بھرتا - آلو کا بھرتا - چنے کی دال کا بھرتا - آلو
کا دلمہ - بینگن کا دلمہ - کریلون کا دلمہ - بادشاہ پسند کریلے
بادشاہ پسند دال - سیخ کے کباب - شاہی کباب - گولیون کے
کباب - تیتر کے کباب - بٹیر کے کباب - نکتی کباب - لوزات کے
کباب - خطائی کباب - حسینی کباب - روٹی کا حلوا - گاجر کا حلوا
کدو کا حلوا - ملائی کا حلوا - بادام کا حلوا - پستے کا حلوا - نگترے
کا حلوا - آم کا مربا - سیب کا مربا - بہی کا مربا - ترنج کا

مربا۔ کریلے کا مربا۔ رنگترے کا مربا۔ لیموں کا مربا۔ اننناس کا مربا
گڑھل کا مربا۔ بادام کا مربا۔ گگروندے کا مربا۔ بانس کا مربا
ان سب قسموں کے اچار۔ اور کیرے کا اچار بھی۔ بادام کے
نقل۔ پستے کے نقل۔ خشخاش کے نقل۔ سونف کے نقل
مٹھائی کے رنگترے۔ شریفے۔ امرود۔ جامنیں۔ انار وغیرہ
پھنکے اپنے موسم میں۔ اور گیہوں کی بالیں مٹھائی کی بنی ہوئیں
حلوا سوہن گری کا۔ پپڑی کا۔ گوندے کا۔ حبشی۔ لڈو موتی چور
کے۔ مونگ کے۔ بادام کے۔ پستے کے۔ ملائی کے۔ لوزات مونگ
کی۔ دودھ کی۔ پستے کی۔ بادام کی۔ جامن کی۔ رنگترے کی۔ تاشے
کی۔ پیٹھے کی مٹھائی۔ پستہ مغزی۔ امرتی۔ جلیبی۔ برفی۔ پھینی
قلاقند۔ موتی پاک۔ در بہشت۔ بالوشاہی۔ اندرسے کی گولیاں
اندرسے وغیرہ یہ سب چیزیں تھالوں۔ طشتریوں۔ رکابیوں
پیالوں۔ پیالیوں میں قرینے قرینے سے چنی گئیں۔ بیچ بیچ میں
نقلدان رکھدیئے۔ اور پرتمت خانہ کھڑا کر دیا۔ کھیان دسترخوان
پر نہ آئیں۔ مشک۔ زعفران۔ کیوڑے کی بو سے تمام
مکان مہک رہا ہے۔ چاندی کے ورقوں سے دسترخوان
جگمگا رہا ہے۔ چلمچی۔ آفتابہ۔ بیسدانی۔ چنبیلی کی کھلی۔ صندل کی

ٹکیون کی ڈبیان - ایک طرف زیرانداز پہ لگی مدوال - زانو پوش دست پاک - بیچی پاک - ایک طرف رومال خانے والیان ہاتھون مین لئے کھڑی ہین - جسولنی نے عرض کیا - حضور خاصہ تیار ہے بادشاہ اپنی پلنگ پرچھوکی کے سامنے آن کر بیٹھے - داہین طرف ملکہ دوران - اور بیگماتین - باہین طرف شاہزادے شاہزادیان بیٹھین - رومال خانے والیون نے زانو پوش گھٹنون پر ڈالدیئے - دست پاک آگے رکھدیئے - خاصے کی داروغہ نے خاص خوراک کی مہر توڑ خاصہ کھلانا شروع کیا دیکھو بادشاہ آلتی پالتی مارے بیٹھے خاصہ کھارہے ہین بیگماتین شاہزادے - شاہزادیان - کیسے ادب سے بیٹھی نیچی نگاہ کئے کھانا کھارہی ہین - جس کو بادشاہ اپنے ہاتھ سے الش مرحمت فرماتے ہین کیا سروقد کھڑے ہوکر آداب بجا کر لیتا ہے -

الغرض اب بادشاہ خاصہ کھاچکے - دعا مانگی پہلے بیسن پھر کھلی اور صندل کی ٹکیون سے ہاتھ دہوئے - دسترخوان بڑھایا پلنگ خانے والیون نے جھٹ پٹ پلنگ جھاڑ جھوڑ - اوچھا - گدیلا چادر کس کسا تکیے - گل تکیے لگا - تکیہ پوش ڈال - دولائی - چادرہ - رضائی پاینتی لگا - پلنگ آراستہ کیا - بادشاہ خوابگاہ مین

آئے۔ پلنگ پر بیٹھے۔ بھنڈا نوش کیا۔ گھنٹہ بھر بعد آب حیات مانگا۔ آبدار خانے کی داروغہ نے گنگا کا پانی جو صراحیون مین بھرا برف مین لگا ہوا ہے۔ جھٹ ایک توڑ کی صراحی نکال مہر لگا گیلی صافی لپیٹ خوجے کے حوالہ کیا۔ اُس نے بادشاہ کے سامنے مہر توڑ۔ چاندی کے ظرف مین نکال۔ بادشاہ کو پلایا دیکھو اپیتے وقت سب کھڑے ہوگئے۔ جب پی چکے تو سب نے "مزید حیات" کہا۔ مجرا کیا ایلو وہ دوپہر بجی۔ بادشاہ پلنگ پر دراز ہوئے۔ خواب گاہ کے پردے چھٹ گئے چپّی والیان چپّی پر آ بیٹھین۔ دیکھو تو اب کیسی چپ چاپ ہوگئی کیا مجال کوئی ہون تو کر سکے۔

لو اب ڈیڑھ پہر دن باقی رہگیا۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ وضو کیا ظہر کی نماز وظیفہ پڑھ کے۔ لوگون کی عرض و معروض سُنی کچھ بات چیت کی۔ اتنے مین عصر کا وقت آگیا۔ عصر کی نماز۔ وظیفہ پڑھا دو گھڑی دن رہ گیا جسولنی نے عرض کیا۔ "جہان پناہ! غلہ پوزک کا جا حاضر ہے" حکم ہوا "رخصت" پھر کونین آ بیٹھے جسولنی نے آواز دی

---

[1] دن کے بارہ بجے ۱۲

خبردار ہو" سپاہیون نے سلامی اتاری - امیر امرا جھروکون کے نیچے آ کھڑے ہوئے مغرب کی اذان ہوئی - بادشاہ کھڑے ہو گئے مغرب کی نماز - وظیفہ پڑھا - جھروکون کے نیچے - اور جہان جہان سپاہیون کے پہرے ہین وہان بجنے لگین - نقارخانے مین نوبت بجنی شروع ہوئی -

شام کے وقت سپاہی باجہ بجاتے تھے ۱۲

رات ہوئی

مشعلچیون نے روشنی کی تیاری کی جھاڑ - فانوس - فلیتل سوزا یک شاخی دو شاخی - سہ شاخی - پنج شاخی - پنجیان - مشعل - لالٹینین - روشن ہوئین چاندنی رات آئی - وہ روشن چوکی کا گشت طبلہ نفیری بجتی ہوئی مشعل ساتھ - دیوان عام - دیوان خاص مین سے ہو کر جھروکون کے نیچے آیا - عشا کا وقت آیا - نماز وظیفے سے فارغ ہوئے ناچ گانے کی تیاری ہوئی - تان رس خان چوکی کے طائفے حاضر ہوئے - ناچ ہونے لگا ایلو سازندے قنات کے پیچھے کھڑے طبلہ - سارنگی - تال کی جوڑی بجا رہے ہین - ناچنے والی بادشاہ کے سامنے ناچ رہی ہے - وہ ڈیڑھ پہر رات کی توپ چلی - دھائین - پھر اسی طرح نہانے کی تیاری ہوئی - خاصہ کھایا - ٹھنڈا نوش کیا - وہی گھنٹہ بھر پیچھے آب حیات

ا یعنی پانی ۱۲

مانگا۔ آدہی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی۔ آرام فرمایا چھپی۔
گوئیں۔ داستان ہونے لگی۔ حبشنیان۔ ترکنیان۔ قلماقنیان پلنگ کے
پہرے پر آموجود ہوئین۔ ڈیوڑھیان ماسور ہوگئین۔ حبشی۔ قلار
دربان۔ سردھے پیادے سپاہی ڈیوڑھیون پر اپنی اپنی چوکی پہرے
پر کھڑے ہوگئے۔ حکیم۔ طبیب خواص اپنی چوکی مین حاضر ہوئے۔
صبح ہوئی نماز۔ وظیفہ سے فارغ ہو سواری کا حکم دیا۔

روزمرّہ کی سواری

دیکھو! بادشاہ ہواخوری کو سوار ہوتے ہین۔ سواری تیار ہے
بادشاہ برآمد ہوئے جسولنی نے آواز دی خبردار ہو نقیب چوبدارون
نے جواب دیا۔ اللہ و رسول خبردار ہے۔ سب نے مجرا کیا
چوبدار پکارا۔ کرو مجرا جہان پناہ بادشاہ سلامت۔ کہار
ہوادار لائے۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ چرن بردار نے۔ باناتی
زیرانداز مین چرن لپیٹ بغل مین مارے۔ دو خواص تخت روان
کے دونون طرف مورچھل لے کر ساتھ ہوئے۔ اور خواص۔
گشتی دستنبچہ۔ رومال۔ بینی پاک۔ اگالدان اور ضرورت
کی چیزین لے کر چلے۔ بھنڈے بردار بھنڈے تخت روان کے

ہوا برا گیا - جھنڈے کا پیچ بادشاہ نے ہاتھ مین لے لیا ایک
ٹوکرے مین آب حیات کی صراحیان برف مین لگی ہوئین - ایک طرف
آگ کی انگیٹھی - کوئلون کے گل - چلیم - تمباکو کہار بہنگی مین لئے
ساتھ ساتھ ہے - گھڑیالی ریت کی گھڑی - گھڑیال ہاتھ مین لٹکائے
گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے - امیر امرا تخت کا پایا پکڑے اپنے
اپنے رتبے سے چلے جاتے ہین - کہار پنکھا آفتابی لئے - عشقی قلاب
چاندی کے شیر دہان سونے - لال لال انگرکھے دار لکڑیان ہاتھو
مین لئے گرد و پیش تخت روان کے چلے جاتے ہین - نقیب چوبدار
سونے روپے کے عصا ہاتھون مین لئے آگے آگے پکارتے جاتے
ہین - بڑھے جاؤ صاحب - بڑھاؤ قدم کو جا بجا ہے جہان پناہ
بادشاہ سلامت - خاص بردار ڈھلیتون کو دیکھو لال لال بانات
کے انگرکھے پہنے - کالی پگڑیان - دوپٹے سر باندھے لال بانات
کے غلاف بندوقون پر چڑھے ہوئے - کندھون پر دھرے ڈھلیت
پیٹھ پر ڈہال کمر مین تلوار - لگائے ان کے آگے کرکیٹ کر کا گھنے
ان کے آگے خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے - سچی مخمل
کے غاشیے کارچوبی کام کے پڑے - سر پر کلغیان چھم چھم کرتے
چلے جاتے ہین - ستے چہر کا ڈکرتے جاتے ہین - دیکھو گھوڑا باگ سے

پھرتا پھرتا ہے کہار گھٹنے کے اشارے سے کام دیتے ہین جس طرح
گھٹنے کا اشارہ بادشاہ کردیتے ہین - اسی طرح پھرتے پھرتے پھرتے
چلتے ہین - ایلو! سورج کی کرن نکلی - کہارنے آفتابی لگادی - سواری
پھر کرآئی - دیوان خاص مین بیٹھکر عدالت کا دربار کیا -

عدالت کا دربار

دیکھو! بادشاہ تخت پر بیٹھے ہین - امیر - وزیر - بخشی - ناظر
وکیل - میر عدل - میر منشی - محرر - متصدی - وغیرہ ہاتھ باندھے
اپنے اپنے محکمون کے کاغذات پیش کررہے ہین - میر عدل بہادر
دارالانصاف کے مقدمے پیش کررہا ہے - عرض بیگی دادخواہون
کی عرضیان حضور مین گزار رہا ہے - حکم احکام جاری ہورہے ہین -
دارالانشار سے کسی کے نام شقہ کسی کو فرمان لکھا جاتا ہے -
شقون مین شاہزادون کے القاب نورچشم طال عمرہٗ - معزز امیرون
کو فدوی خاص لکھتے ہین - شقون کی پیشانی پر سرے کی قلم
سے صاد -

یہ نمونہ اپنی یاد سے بنایا ہے

امیر غریب بادشاہ کو عرضی مین القاب حضرت جہان پناہ سلامت لکھتے ہین ۔ بادشاہ عرضیون پر سُرخی کی قلم سے دستخط کرتے ہین حسب سررشتہ دارالانصاف تحقیقات بعمل آید میر عدل احوال دریافتہ بحضور عرض رساند ۔

جلوس کی سواری

آج یہ دھائین دھائین توپین کیسی چلتی ہین ۔ اوہو! بادشاہ سوار ہوئے چلو سواری دیکھیں سا یلو! وہ پہلے نشان کے ہاتھی آئے گیا

تمامی کا پھیرا آڑھا جاتا ہے۔ ریشمی ڈوریان۔ کلا بتون کے پھندنے لٹکتے ہین۔ اب چتر کا ہاتھی آیا۔ دیکھنا کیا بڑا سارا ہے۔ سایے ہاتھی پر چھایا ہوا ہے۔ اوپر سونے کی کلسی۔ نیچے چاندی کی ڈنڈی۔ نیچے اوپر سے کارچوبی کام مین لپا ہوا۔ کلا بتونی جھالر لٹکتی ہے۔

لو اب ماہی مراتب کے ہاتھی آنے شروع ہوئے! آہا دیکھنا!!! ایک سورج کی صورت۔ ایک مچھلی کی شکل۔ ایک شیر کا کلہ۔ ایک آدمی کا پنجہ۔ ایک گھوڑے کا سر۔ سونے کے بنا کر سنہری چوبون پر لگائے ہین۔ تمامی کے تمامی ریشمی قیطونی ڈوریان۔ پھولون کے سہرے بندھے ہوئے ہین۔ اچھی یہ کیا ہین؟ بھئی کہتے ہین کہ بادشاہون نے جو ملک فتح کئے ہین یہ ان ملکون کے نشان ہین۔ یہ سورج کی جو شکل ہے۔ یہ خاص بادشاہی نشان ہے۔ زنبورخانے کو تو دیکھو آگے ایک اونٹ پر نقارہ بجتا آتا ہے پیچھے زنبورون کے اونٹ ہین۔ اونٹون پر کاٹھیان کسی ہوئی ہیں آگے بڑی سے بڑی جو بندوقین کاٹھیون پر ہین یہ زنبورین کہلاتی ہیں۔ پیچھے زنبورچی بیٹھے چھوڑتے چلے آتے ہین۔ اب سپاہیون کی پلٹنین آئین دیکھو! آگے آگے

کپتان ۔ نائب کپتان ۔ کمیدان ۔ گھوڑون پر سوار ہین پیچھے پیچھے بادشاہی تلنگون کی پلٹن ۔ اُس کے پیچھے پیچھے بچھیرا پلٹنین ہین ۔ جیسے چھوٹے چھوٹے لڑکے وردیان پہنے ۔ بندوق ۔ توسدان لگائے ویسے ہی افسر اور باجے والے ہین ۔ ایک پلٹن کی وردی نجیبون کی دوسری کی تلنگون کی ہے ۔ کالی پلٹن ۔ اگری پلٹن کو دیکھو ۔ سَو سَو آدمی کا ایک تُمن ہے ۔ ہر تمن مین ایک ایک نشان اور تاشہ مرفہ ترئی ہے ایک ایک صوبہ دار ۔ جمعدار ۔ دفعدار امتیازی ہے ۔ مُقیشی توڑے طرے ۔ پگڑیون پر باندھے ۔ گلے مین کارچوبی پرتلے ڈالے ہوئے ۔ سپاہیون کی کمر مین تلوارین ۔ کندھے پر دھماکے دو دو قطار باندھے چلے آتے ہین ۔ تاشہ ۔ باجہ بجتا آتا ہے خاصے گھوڑون کو دیکھو ۔ کیسے سونے چاندی کے ساز ۔ ہیکل گنڈے ۔ پوزی ۔ دمچی ۔ کلغیان لگی ۔ پٹھون پر پاکھرین پڑین پاؤن مین جھانجن کارچوبی غاشیے پڑے چھم چھم کرتے ۔ کلائیان مارتے چلے آتے ہین ۔ اہا ہا !!! اسایہ دار تخت کو ذرا دیکھو ۔ بالکل نالکی کی صورت ہے ۔ چارون طرف شیشے لگے ہوئے اوپر سنہری بنگلہ کلسیان ۔ آگے چھجّا ہے ۔ اندر زربفت رومی ۔ مخمل کے مسند تکیے لگے ہوئے ہین ۔ خس خانے

کے تخت کو دیکھو۔ کیا نالکی نما خس کا بنگلہ۔ ویسا ہی چھجا۔ کلسیاں
لگی ہوئیں۔ بیچ میں چھوٹا سا فرش بچھا۔ تکیہ لگا ہوا۔ پیچھے پنکھا
ڈوری کھینچے آتے ہیں۔ ہزاروں سے پانی سٹے چھڑکتے آتے ہیں
سایہ دار تخت اور نالکی میں پیچھے ڈھکے ہوئے ہیں۔ وہ ہوادار
تخت آیا۔ دیکھو اس کے ڈنڈے ڈھکے ہیں۔ ڈنڈوں پر چاندی
کے خول۔ گرد کٹہرا۔ پیچھے گدا ڈوا تکیہ۔ سارا سونے کا کام کیا ہوا
بیچ میں مسند تکیہ۔ پہلو پہلو میں دو تکیے دوہرے لگے ہوئے ریشم
کی ڈوری سے بندھے ہوئے۔ آگے دو ترکش ایک کمان لگی
ہوئی ہے۔ اب احتشام توپخانے کا نشان۔ ڈوری چتر دو شمسہ چوکی
بجتی ہوئی۔ تماشی کی جھنڈیاں اڑتی ہوئی۔ کرکیت کڑکا کہتے چیلے
ڈھال تلوار باندھے۔ خاص بردار کندھوں پر بندوقیں رکھے۔ حبشی
غلام چاندی کے شیر دہان سونٹے لئے۔ نقیب چوبدار سونے روپے
کے عصے لئے۔ خواص سفید سفید پگڑیاں دوپٹے باندھے۔ چنی
ہوئی چپکنیں پہنے اپنے عہدے لئے چلے آتے ہیں۔ دیکھنا دیکھنا
وہ نیگڈمبر کا ہاتھی آیا۔ یہ عماری کی سی صورت بڑا اونچا سنہری ہاتھی
پر کسا ہوا ہے اسی کو نیگڈمبر کہتے ہیں۔ یہ خاص بادشاہ کی سواری
کا ہے عماری کی دو برجیاں اس کی ایک ہے۔ کہ فقط بادشاہی

پر سایہ رہے - ہاتھی پر بانات کی جھول کارچوبی سلمے ستارے کے
کام کی - ماتھے پر فولاد کی ڈہال - سونے کے پھول اس مین جڑی
ہوئی پڑی ہے - فوجدار خان کے سر پر دستار - دستار پر
گوشوارہ کلغی - ایک ہاتھہ مین گجباگ - ایک مین بادشاہ کا بھنڈا
ہاتھی کو ہوئے لئے چلے آتے ہین - نیگڈمبر کے بیچ مین بادشاہ
بیٹھے ہوئے ہین دیکھو سر پر دستار - دستار پر جیغہ - سرپیچ
گوشوارہ - بادشاہی تاج - موتیون کا طرہ گلے مین موتیون کا کنٹھا
سوتی مالائین - ہیرون کا ہار - بازو پر بجبند - نورتن بڑے بڑے
ہیرون کے جڑاؤ - ہاتھون مین زمرد - یاقوت - موتیون کی
سمرنین پہنے ہوئے - بھنڈے کا پیچ ہاتھہ مین کس شان و
شوکت سے بیٹھے ہین - خواصی مین بادشاہ کا بیٹا جس کو
نظارت کی خدمت ہے بیٹھا مورچھل کرتا جاتا ہے - ہاتھی
کے پیچھے ریشم کی ڈوری پڑی ہوئی ہے - دربان اس کو ہاتھہ مین
ناپتا جاتا ہے اس کو جریب کہتے ہین جب کوس پورا ہوجاتا ہے
تو دربان ایک جھنڈی لے کر سامنے آتا ہے - بادشاہ کو مجرا کرتا
ہے - اس سے یہ مراد ہے - سواری کوس بھر آئی -
گھڑیالی - گھڑیال - ریت کی گھڑی ہاتھہ مین لئے وقت

پرگھڑی پہر بجاتا جاتا ہے - ہودے کا ہاتھی دیکھو کیا خوبصورت
چاندی کا ہودا کسا ہوا ہے - آگے دو ترکش - ایک کمان
لگی ہوئی - پیچھے چاندی کی ڈنڈی مین خم دیا ہوا - پھول - پتے
بنے ہوئے چھوٹا سا چھتر اُس مین لٹکتا ہے - بیچون بیچ مین
اُس کا سایہ بادشاہ پر رہتا ہے - ایک جریب پیچھے ملکہ زمانی (بادشاہ بیگم)
اور شاہزادون کی عماریان - اُن کے پیچھے امیر امرا نواب
راجاؤن کی سواریان اُن کے پیچھے سوارون کا رسالہ - طبل (نقارہ) کا ہاتھی
سب سے پیچھے بیلے (خیرات) کا ہاتھی - طبل بجتا آتا ہے - فقیرون کو بیلہ
بٹتا جاتا ہے - دیکھو کیا رسان رسان - کس ادب قاعدے
سے سواری چلی آتی ہے بازارون کوٹھون پر خلقت کے ٹھٹ
لگے ہوئے ہین - جھک جھک آداب مجرے کر رہے ہین -
بادشاہ آنکھون سے سب کا مجرا لیتے جاتے ہین - نقیب
چوبدار پکارتے جاتے ہین - مُلاحظہ آداب سے کرو مجرا جہان پناہ
بادشاہ سلامت ٫٫ -

لو بس سواری کی سیر دیکھ چکے - آؤ اب جشن کا تماشا
دیکھو -

یہ بادشاہ کی تخت نشینی کی سالگرہ ہے۔ چالیس دن تک اِس مین بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اور دربار کے لوگون کو خلعت۔ انعام اکرام جوڑے بلگے کھانا دانہ بٹتا ہے۔ رات دن طبلے پر تھاپ تھی تھی ناچ ہوتا ہے۔

تورے بندی

دیکھو دس دن پہلے سے تورے بندی شروع ہوئی۔ کھانے پک رہے ہین۔ دن رات دیگین کھڑک رہی ہین۔ رنگ برنگ کے پلاؤ۔ بریانی۔ تنجن۔ مزعفر۔ زردہ۔ فرنی۔ یاقوتی۔ نان شیرمال خمیری روٹی۔ گاؤدیدہ۔ گاؤزبان۔ میٹھے سلونے سموسے۔ کباب پنیر۔ قورمہ۔ سالن۔ بڑے بڑے لاکھی طباق۔ رکابی۔ طشتری پیالون مین لگا۔ آم کا مربا۔ آم کا اچار۔ ملائی۔ کھانڈ۔ لال لال چوکھٹرون مین رکھ۔ خوانون مین لگا۔ پلاؤ تنجن۔ بریانی کے طباقون پر مانڈے ڈھانک خوانون مین لگا۔ اوپر کھاپنچی رکھ کسنے کس تورے پوش ڈال دبنگیھیون مین بھیج رہے ہین۔ بائیس خوانون سے

زیادہ۔ دو سے کم تورہ نہین ہوتا جیسی جس کی عزت ہے اتنے ہی خوانون کا تورہ چوبدار گھر گھر بانٹتے پھرتے ہین۔ جھولیان بھر بھر کے انعام لاتے ہین لو اب تورے بندی ہو چکی۔

مہمانداری

جشن کے چار دن باقی رہگئے۔ مہمانداری شروع ہوئی۔ تمام شاہزادیان امیرزادیان۔ رنگ محل۔ خاص محل۔ ہیرا محل۔ موتی محل مین جمع ہوئین دونون وقت اچھے سے اچھے کھانے۔ پان زردہ۔ چھالیا۔ بن ڈلیان الائچیان۔ صبح کے ناشتے کو۔ حلوا۔ پوری۔ کچوریان۔ مٹھائیان خوانون مین کہارون کے سر پر رکھے جسولنیان ایک ایک کو بانٹتی پھرتی ہین۔ رات دن گانا بجانا۔ آپس مین چہل پہل ہو رہے ہین۔ ایلو! دس بیس مل جل کے بیٹھی ہنس بول رہی تھین ایک کو جو شیطان اچھلا پیچھے سے آ ایک کالا چھچھڑا چپکے سے ایک کے سر پر پھینک دیا۔ وہ دوئی دوئی کرتی اور ساتھ ہی ان کے بیٹھی تھین گد بد گرتی۔ پڑتی چیخین مارتی بھاگین۔ ایک چیخم چاخ مچادی۔ سارا محل سر پر اٹھالیا توو وڑ۔ مین دوڑا رے یہ کیا ہوا۔ ایک کہتی ہے اوپر سے مردار ی گری۔ دوسری کہتی ہے واہ! نہین بی۔ رہتی ہے۔ مجھے گلگلی گلگلی

سوجھی تھی اے بی امان جان! اے بی بھابی جان - اے بی نانی حضرت
اے بی دادی حضرت اے بی انّا چھوچھو - اے بی انّا ہیتو (کھانا پکانیوالی) - اچھی ذرا
دیکھنا! میرے کلیجے پر ہاتھ رکھنا جس وقت سے یہ نگوڑی میرے
سر پڑا گر گری ہے میرا کلیجا چار چار ہاتھ اچھل رہا ہے - اری سنبل
اری صنوبر - چڑیل - غیبانی (گالی) - کدھر اُڑ گئیں - جی (جواب لونڈی) نکلے تمہارا جی (جواب بیگم صاحبہ) - ہے بیگمون
تو مرداری ہے - تو جلدی سے سونے کا پانی لاؤ - مین اپنی بچی کا چھڑا دیوں
رہتی ہے تو صدقے کے لئے خوردہ منگاؤن - ہے ہے خدا نے میری بچی
کی جان بچائی - دور پار اگر ایسی ویسی کچھ ہو جاتی تو وہ بندی کس کی مان کو
مان کہتی - لونڈیان - باندیان - لالٹین شمع لے لے کے دوڑین دور
ہی سے کھڑی کہہ رہی ہین - اے ہے بیوی خدا جھوٹ نہ بلائے یہ
تو رستی ہے جھٹ مٹی پڑھ پڑھ کے اُس کی طرف پھینکنے لگین - ایک
کہتی ہے - بوا یہ تو ایک جائے جم ہو گیا - نگوڑا اُس جائے سے ہلے
نہ چلے دوسری کہتی ہے - واہ! مین نے اُسے کیل دیا ہے - کیا مقدور
بھلا یہ سرک تو سکے - تو بھلا تم ایسی ہی چھٹی چھیتا ہو - اور ایسا ہی تمہارا
چھوچھکا ہے - ارے خوجون کو بلاؤ - خوجے لکڑیان لے لیکے دوڑے
پاس آکے جو دیکھین - کہین رستی ہے نہ مرداری - ایک کالا کپڑا ہے سب کو
اُٹھا کے دکھایا - کہ واہ حضرت! اچھے میل کا بیل بنایا - جن کا

یہ کرشمہ تھا۔ ایک دفعہ ہی قہقہا مار کے ہنسین۔ سب کی سب لعنت ملامت کرنے لگین۔ شاباش ہوا تم کو۔ درگور تمہاری صورت تمہارے نزدیک تو ایک ہنسی ہوئی۔ یہان چلووٴن لہو خشک ہوگیا۔

رتجگہ

آج بیوی سے لیکر باندی تک سب نے بناوٴ سنگار کئے۔ پوشاک بنارسی زری بوٹی۔ مقیشی تارون کی کریب۔ لاہی پھلکاری۔ گلشن بابریلیٹ۔ آب رواں۔ شبنم کے دوپٹے۔ زربفت۔ کمخاب۔ گلبدن مشجر۔ مشرع۔ اطلس۔ گورنٹ۔ چیولی۔ رادھانگری کی تہ پوشیان۔ پاجامے

مصالحہ ٹھپہ۔ گوکھرو۔ کرن۔ طرہ۔ کھجور چھڑی۔ لہر بیچ بیل چھڑیان۔ بدروم کا جال۔ چنبیلی کا جال۔ ماہی پشت کا جال۔ چین صفر مرمرے کی توئی۔ کیڑے کے پر کی توئی۔ موتیون کی توئی۔ سلمے ستارے کی توئی۔ پکا گوکھرو۔ ننی جالی۔ چمپا۔ بیک۔ لیس۔ ولایتی توئی ٹکی ہوئی۔

رنگ گل انار۔ نارنجی۔ گیندئی۔ پستئی۔ سبزئی۔ فالسائی عنابی۔ کاکریزی۔ سرمئی۔ اودا۔ نافرمانی گل شفتالو۔ سیبی فاختائی۔ کوکئی۔ آبی۔ بسنتی۔ دہانی۔ کافوری۔ گلابی۔ گرملی

بادامی - شربتی - رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے -

گہنے - ٹیکہ - جھومر - سراسری - نتھ - کیل - چتے - بالیان

باسے - باسے - کرن پھول - جھمکے - کھٹکے - چھپکے کے باسے - بجلی

کے بالے - چھڑے - مگر پچوداٹیان - چاند - گلوبند - چنپاکلی - جگنی

گجرے کا توڑا - موتیا کا توڑا - چھلّون کا توڑا - کنٹھی - ٹیپ - چھالا

دولڑی - ست لڑا - دھکدھگی - ہنیکل - چندن ہار - کیری - زنجیر

جوشن - نونگے - اکے - نورتن - بھج بند - منٹھیان - پہونچیان

کنگن - موتی پاک - حباب - چوہے دنتیان - پٹریان - نوگریان

پچھے - چوڑیان - جہانگیریان - کڑے - انگوٹھیان - چھلے - آرسی -

توڑے - پچھے - کڑے - جھانجن - چوڑیان - پازیب - چوراسی - چھاگل

چھلے - سر سے پاؤن تک سونے موتیون مین لدی ہوئین -

جوتیان - گھیتلی - انی دار - کفش - زیرپائی - کفپائی

سلیم شاہی - پاؤن مین چھم چھم کرتین - ملکہ دوران کے پاس حاضر

ہوئین - مجرا کیا - اپنے اپنے قرینے سے بیٹھ گئین - ملکہ دوران نکھ سے

سکھ تک بناؤ سنگار کئے - سونے مین پیلی - موتیون مین سفید

اپنی مسند پر بیٹھی ہین - آگے سٹک لگی ہوئی ہے - خواجہ سرا

نوکرین چاکرین - لونڈیان باندیان ہاتھ باندھے کھڑی ہوئی ہین

توشے خانے والیان جوڑون کی کشتیان لیکر حاضر ہوئین ملکہ دوران (بادشاہ بیگم)
اپنے ہاتھ سے ایک ایک کو جوڑے دیتی ہین۔ سب سر و قد ہو ہو کر
جوڑے لیتی ہین آداب بجالاتی ہین نذرین دیتی ہین۔ بس جوڑے
بٹ چکے۔ نذرین ہو چکین۔ اب دال بھگنے کا وقت آیا۔

یہ جشن کی رات کا ایک شگون ہے۔ بادشاہ کی بیوی اپنے ہاتھ
سے دال کی سات بین بھر کر پہلے لگن مین ڈالین۔ اور بادشاہ اپنے
ہاتھ سے بڑے پہلے کڑہائی مین ڈالین۔

لو اب ملکہ دوران دال بھگونے چلین۔ مبارکباد کی نوبت
نقارچنین بجانے لگین۔ آگے آگے روشن چوکی والیان
تاشے باجے والیان تاشہ باجہ بجاتی۔ حبشنیان۔ ترکنیان
قلماقنیان۔ اردابیگنیان خواجہ سرا۔ جسولنیان۔ اور
شاہزادیان۔ بیگماتین۔ حرم۔ سریت (حرم)۔ ناموس (حرم)۔ چپی
والیان۔ گائنیں۔ امیرزادیان سب اپنے اپنے قرینے
اور قاعدے سے ملکہ دوران کے تمام جہام کے ساتھ ساتھ چلین
رنگ محل مین ملکہ دوران کی سواری آئی۔ دیکھو ڈھیر سی مونگ کی
دال چھنی پچھکی۔ اور قلعی دار بڑے بڑے لگن رکھے ہوئے ہین۔
پہلے ملکہ دوران (بادشاہ بیگم) نے دال کی سات بین بھر کر لگن مین ڈالین۔ پھر

خاصے والیون نے سب دال لگنون مین ڈال دی - اوپر سے پانی
ڈالا - سب نے کھڑے ہو کر مجرا کیا - مبارک باد دی شادیانے
بجنے لگے - لو وہ آدھی رات کی نوبت بجی شروع ہوئی خاصے والیون
نے جلدی جلدی دال دھو دھلا میٹھی بیسن پسا کر بانیان چڑھا دین -
ملکہ دوران نے اپنے ہاتھ سے سات بڑے بنائے - اہلو! وہ بادشاہ
ہوادار مین سوار باجے گاجے سے آئے - وہی ساتون بڑے پیچھے مین
لے کر بادشاہ نے کڑہائی مین ڈالے سب کھڑے ہو گئے چارون
طرف سے مجرا مبارکباد ہونے لگی - روشن چوکی - نوبت - تاشہ باجہ
بجنے لگا - بادشاہ اور ملکہ دوران سوار ہوئین - سب اسی طرح سواری
کے ساتھ ساتھ بیٹھک مین آئے - فراشیون نے ایک ستھری
چوکی بچھائی - اس پر اجلا اجلا براق سا بچھونا کیا - دو کوری ٹھلیون مین
شربت بھرا - انپر دو بدھنیان دودھ کی بھر کر رکھین - کلاوے اور
پھولون کے سہرے ان کے گلے مین باندھے - دو پان کے بیڑے
بدھنیون کی ٹونٹی مین رکھے - اس کو جیگڑ کہتے ہین - یہ بادشاہ کی سلامتی
کی بھری جاتی ہے - لو اب پچھلا پہر ہوا - خاصے والیون نے بڑے
گلگلے - کھنکڑیان تل تلا - اللہ میان کا رحم کچے چاول بیسن کھانڈ ملا
بڑے بڑے پیڑے بنا قابون مین لگا کشمیر نون - کہاریون کے

سر پر خوان رکھوا جیگڑ کے پاس لاکر چن دیئے - بادشاہ نے کھڑے ہوکر
نیاز دی - پکوان سب کو بٹ گیا - رتجگہ ہو چکا - دربار کی تیاری ہونے
لگی - وہ بادشاہی توپ صبح کی چلی - دھائین - بادشاہ حمام مین گئے - حمام
کرکے پوشاک بدلی - اور توشے خانے - جواہر خانے والیان پوشاک
اور جواہر لیکر حاضر ہوئین - تاشا باجا - روشن چوکی - نوبت خانے والیان
مبارک باد کا باجہ بجانے لگین - دیکھو اینچے قبا - اوپر چار قب پہنا
سر پر دستار - دستار پر گوشوارہ - جیغہ - سر پیچ - تاج شاہی رکھا -
بڑے بڑے موتیون کا طرہ ٹکا یا - گلے مین - موتیون کا کنٹھا اور ایک
موتی مالا ایک سو ایک دانے کی جس مین ایک ایک دانہ زمرد کا
اور ایک ایک موتی ہے اور دس دس دانون کے بعد یاقوت کی ہڑین
لگی ہوئی ہین - بیچ مین یاقوت کی بڑی تختی ہے - دوسری موتی مالا
نرے موتیون کی - زمرد کی ہڑین - بیچ مین یاقوت کی بڑی تختی پہن کر
پھر ہیرون کا ہار پہنا - بازون پر ہیرون کے بجج بند اور نورتن باندھے
ہاتھون مین سمرنین داہنے مین چار بائین مین تین پہنین - دو سمرنین
دو دو موتیون کی - دو ایک ایک موتیون کی لڑی کی - دو زمرد کی ہین
ساتوین سمرن مین چار بہت بڑے بڑے موتی - اور دو زمرد کے بڑے
دانے بیچ مین ایک لعل ہے یہ سمرن داہنے ہاتھ مین پہنی - اب پوشاک

ایک ولایتی پوشاک ہوتی ہے

اور جواہر بہن چلکے اندر صحنک باہر دربار کی تیاری دیکھو۔

خشکہ اُبل رہا ہے ۔ دہی کھانڈ آیا ۔ کورے کوئے کونڈون
مین خشکہ نکال ۔ دہی کھانڈ اُسپر ڈال ۔ ایک پردے کے مکان مین
جہان مرد کا نام بھی نہین ۔ ستھرا سا بہت اجلا دستر خوان بچھا ۔ دہی خشکے
کے کونڈے ۔ چونے کی طشتریان ۔ چوڑیون کے جوڑے ۔ مسّی اور
مہندی کی پڑیان لال کاغذ اور کلاوے سے بندہی ہوئین عطر کی
شیشیان ۔ لال لال اوڑھنیان چھپے لگی ہوئین ۔ سوا سوا روپیہ چراغی
کا ۔ سات ترکاریان دستر خوان پر چن دین ۔ بیوی زنین آئین ۔ پہلے
نیاز دی ۔ ایک چھنگلی مین مہندی لگائی ۔ لال اوڑھنیان اوڑھین
صحنک کھانے بیٹھین ۔ پہلے ایک ایک وہ چونے کی طشتری کھائی
یہ پارسائی کا امتحان ہے ۔ جو پارسا ہوتی ہین اُن کا منہ چونے سے
نہین پھٹتا ۔ لو اب صحنک کھانی شروع کی ۔ ایلو! وہ پھر دہی کھانڈ
خشکے پر ڈالا ۔ اب صحنک دوہرا رہی ہین ۔ لو صاحب وہ سب
کونڈے صاف کر دئے ۔ دستر خوان پر سے ایک ایک دانہ اٹھا کر
کھا گئین چلمچی مین ہاتھ دہوئے کلّی کی ۔ چلمچی کا پانی بھی ایک کنارے

ڈالدیا کہ پاؤں سے تلے نہ آئے۔ مسّی لی۔ عطر لگایا۔ چوڑیوں کے جوڑے
چراغی کے روپے لیکر رخصت ہوئیں۔ لو اٹھنک ہو چکی
دربار کی سیر دیکھو۔

جشن کا دربار

دیکھو اب سب امیر امرا نقار خانے کے دروازے پر سے
اُتر کر پیدل دیوان عام مین چلے آتے ہین۔ یہ پہلی آداب گاہ ہی
دیوان عام مین جالی کے دروازے مین، دیکھنا کیسی موٹی سی
لوہے کی زنجیر آڑی پڑی ہوئی ہے کہ آدمی سیدھا نہین جا سکتا
سب جھک جھک کر زنجیر کے نیچے سے جاتے ہین یہ دوسری
آداب گاہ ہے۔ اہلو! دیوان خاص کے دروازے پر کیا بڑا سا
پردہ لال بانات کا کھچا ہوا ہے یہ لال پردہ کہلاتا ہے۔ مردھے
پیادے۔ دربان۔ سپاہی۔ قلار ہاتھون مین لال لال لکڑیاں
لیے کھڑے ہین۔ جو کوئی غیر آدمی اندر جانے کا ارادہ کرے
تو قلار وہی لال لکڑی آنکڑے دار گردن مین ڈال کھینچکر باہر نکالدیتے
ہین مگر جشن کے دن حکم عام تھا جس کا جی چاہے پگڑی باندھکر
چلا آئے۔

دربار کی سیر دیکھئے۔

دیکھو لال پردے کے پاس کھڑے ہوکر پہلے مجرا کرکے کہ یہ تیسری آداب گاہ ہے۔ پھر دیوان خاص مین تخت کے سامنے آداب بجا کر اپنی اپنی جائے پر کھڑے ہوتے جاتے ہین۔

دیکھو دیوان خاص مین فرش فروش کیا ہوا ہے۔ باناتی پردے کھنچے ہوئے ہین۔ بیچون بیچ مین سنگ مرمر کے ہشت پہلو چبوترے پر تخت طاؤس لگا ہوا ہے اس کے آگے دلدامیش[1] گیر کھنچا ہوا ہے۔ دیکھنا کیا خوبصورت تخت بنا ہوا ہے۔ چارون طرف تین تین درکیسے خوشنما محرابون کے ہین گردکٹہرا۔ پشت پر تکیہ۔ آگے تین سیڑہیان اوپر بنگلے نما گول چھت۔ محراب دار۔ اُس پر سونے کی کلسیان سامنے محراب پر دو مور آمنے سامنے موتیون کی تسبیحیان منہ مین لئے ہوئے کھڑے ہین سر سے پاؤن تک سونے مین لپا ہوا جگمگا رہا ہے بیچ مین رومی مخمل اور زربفت کا مسند تکیہ لگا ہوا ہے دو خواص ہما کے مورچھل لئے اہلو پہلو مین کھڑے ہین پیچھے ایک جانماز بچھی ہے۔

معتبر الدولہ اعتبار الملک بہادر وزیر۔ عمدۃ الحکما حاذق زمان
وزیر وزیر

[1] ایک قسم کا پلنگ پوش ہوتا ہے ۱۲

احترام الدولہ بہادر۔ شمس الدولہ بہادر بخشی۔ معین الدولہ بہادر ناظر۔ سیف الدولہ بہادر وکیل۔ انیس الدولہ بہادر وکیل۔ راجہ مرزا بہادر۔ راجہ بہادر۔ غیاث الدولہ بہادر۔ سبحان زمان۔ نجم الدولہ بہادر۔ وقار الدولہ بہادر۔ مصلح الدولہ بہادر۔ علار الدولہ بہادر۔ مونس الدولہ بہادر۔ سرفراز الدولہ بہادر۔ میر عدل بہادر۔ میر منشی دارالانشار سلطانی۔ میر توزک وغیرہ اپنے اپنے مرتبے اور قاعدے سے دونو ہاتھ جریب پر رکھے داہین بائین کھڑے ہین۔ مروہے۔ نقیب۔ چوبدار۔ عرض بیگی سامنے آداب گاہ کے پاس کھڑے ہین۔

دیوان خاص کے صحن مین ایک طرف خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے ہوئے ایک طرف ہاتھی مولابخش ہاتھی کا نام خورشید گنج ہاتھی کا نام چاندمورت ہاتھی کا نام وغیرہ رنگے ہوئے ماتھون پر فولاد کی ڈھالین سونے کے پھولون کی۔ کانون مین ریشم اور کلابتون کے گچھے اور لڑیان کارچوبی جھولین پڑی ہوئین۔ ایک طرف ماہی مراتب۔ چتر۔ نشان۔ روشن چوکی والے۔ جھنڈیون والے۔ دلبست جمے کھڑے ہین۔ حبشی۔ قلار۔ چاندی کے تیر دھان سونٹے۔ خاص بردار بندوقین لیے ہوئے کٹہرے کے نیچے کھڑے ہین۔

دیوان عام کے میدان مین ساری پلٹنین کھڑی ہین
احتشام توپخانے کی توپین لگی ہوئی ہین ایلو! وہ جسولنی نے اندر
سے آواز دی خبردار ہو۔ نقیب چوبدارون نے جواب دیا۔
اللہ رسول خبردار ہے اوہو!!! بادشاہ برآمد ہوئے نقیب
چوبدار پکارے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ رسول کی امان۔ دوست
شاد۔ دشمن پائمال۔ بلائین رد" کھارون نے جھٹ ہوا دار
کھاریون سے لیا۔ پہلے بادشاہ نے تخت کے پیچھے اتر کے
نماز کی دو رکعتین کھڑے ہو کر پڑہین دعا مانگی پھر ہوا دار
مین سوار ہوئے۔ کھارون نے ہوادار تخت طاؤس کے برابر
لگا دیا۔ بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا جھنڈیان
ہلین۔ دھنا دھن توپین چلنے لگین۔ سب فوج نے سلامی
اتاری شادیانے بجنے لگے۔ گوہر اکلیل سلطنت مہین پور خلافت
ولیعہد بہادر بائین طرف تخت کے اور شاہزادگان نامدار۔ والا
تبار قرۂ باصرہ خلافت غرۂ ناصیۂ سلطنت۔ دائین طرف
تخت کے برابر امیر امرا کے آگے کھڑے ہوئے۔ دیکھو!
پہلے ولیعہد نذر دینے کھڑے ہوئے وہ آداب گاہ پر آئے مجرا کیا
نقیب پکارا۔ جہان پناہ بادشاہ سلامت! عالم پناہ بادشاہ

سلامت! مہابلی بادشاہ سلامت! مجرا کرکے بادشاہ کو جا کر
نذر دی۔ بادشاہ نے نذر لے کر نذر نثار کو دیدی۔ پھر اُلٹے پاؤن (نہایت قوت والا)
آداب گاہ پر آئے۔ مجرا کر خلعت پہنا۔ جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ
بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے سر پر باندھا۔ موتی۔ مالا۔ سپر تلوار
گلے مین ڈالی۔ اسی طرح آداب گاہ پر اُلٹے پاؤن آکر مجرا کیا
خلعت کی نذر دی۔ پھر اُلٹے ہی پاؤن آداب گاہ پر آ۔ مجرا کر
کھڑے ہو گئے۔

دیکھو! اب اسی طرح اور شاہزادے اور سارے امیر
امرا اپنے اپنے رتبے سے نذر دے رہے ہیں۔ جو اہر خانے مین
سے خلعت پہن پہن کر آتے ہین۔ بادشاہ اپنے ہاتھ سے شاہزادون
کے سر پر جیغہ۔ سرپیچ۔ گوشوارہ۔ اور معزز امیرون کے سر پر
گوشوارہ باندھ دیتے ہین۔ آداب مجرے ہو رہے ہین۔ نقیب
چوبدار پکار رہے ہین۔ ملاحظہ آداب سے کرو مجرا۔ جہان
پناہ بادشاہ سلامت! عالم پناہ بادشاہ سلامت! مہابلی
بادشاہ سلامت!۔

لو بادشاہ نے تکیہ سرکایا۔ فاتحہ کو ہاتھ اُٹھایا۔ عرض بیگی پکارا۔ دربار
برخاست کہارون نے ہوادار تخت کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ خاصی

ڈیوڑھی پر سے کہاریوں نے ہوادار لے لیا۔ بادشاہ محل میں
داخل ہوئے سب لوگ رخصت ہوئے۔ چالیس دن تک
روز دربار اور خلعت اور نذریں ہوں گی اور انعام اکرام
سب کارخانوں کے دارو غاؤں اور آدمیوں کو حیثیت کے موافق
ملیں گے۔ اب محل کا دربار دیکھو۔

محل کا دربار

دیکھو۔ یہ چاندی کا تخت گرد کٹہرا۔ پشت پر تکیہ۔ آگے تین سیڑھیاں
نیچے پایوں میں کیسے خوبصورت پھول بنے ہوئے ہیں۔ اوپر زرکری
بادلہ کا تخت پوش پڑا ہوا۔ داہنی طرف ملکہ دوران اپنی مسند پر سر سے
پاؤں تک سونے موتی جواہر میں ڈوبی ہوئیں ناک میں نتھ جس میں
چڑیا کے انڈے برابر موتی پڑے ہوئے ہیں پہنے بیٹھی ہیں۔ ان کے برابر
اور بیویاں اپنی اپنی سوزنیوں پر گہنا پاتا۔ ناک میں نتھیں پہنے بیٹھی ہیں
بائیں طرف شاہزادیاں بناؤ سنگار کئے سر سے پاؤں تک گہنے میں لدی
ہوئی بیٹھی ہیں۔ سامنے حبشنیاں۔ ترکنیاں۔ قلماقنیاں اردا
بیگنیاں۔ جسولنیاں۔ خواجہ سرائے چوبیں پکڑے مودب
کھڑے ہیں۔ بادشاہ محل میں داخل ہوئے جسولنی نے آواز

دی - خبردار ہوا سب بیگماتین سروقد کھڑی ہوگئین مجرا کیا -
تخت پر سے تخت پوش خوجون نے اٹھایا - کہاریون نے
ہوا دار تخت کے برابر لگا دیا - بادشاہ تخت پر بیٹھے - خواجہ
سرا مورچھل لیکر تخت کے برابر کھڑے ہو گئے پہلے
ملکہ دوران نے کھڑے ہوکر مجرا کیا - نذر دی پھر مجرا کر کے
بیٹھ گئین - اب اور بیویون اور شاہزادیون نے اسی طرح
اپنے اپنے رتبے سے نذرین دین - بادشاہ نے سب کو
بھاری بھاری دوپٹے حیثیت کے موافق اپنے ہاتھ سے
دیے سب نے کھڑے ہو ہوکر دوپٹے لئے - مجرا کیا - نذرین
دین - اب ناچ گانا شروع ہوا - ایلوا ناچنے والی توا ند بادشاہ
کے سامنے ناچ رہی ہے اور سازندے سارنگے کے پیچھے کھڑے
طبلہ سارنگی تال کی جوڑی بجا رہے ہین - تان رس خان آئے دو
چار تانین اُن کی سنین - تو اب خاصے کی تیاری ہونے لگی
دستر خوان برخواست ہوا - ناچ گانا موقوف ہوا - بادشاہ نے
خاصہ نوش فرما کر سکھ کیا - تیسرے پہر سب اسی طرح اٹھے ہو گئے
بادشاہ مسند پر آکے بیٹھے - مٹھائی کے خوان اور آٹھ قابین مٹھائی
کی ایک چاندی کی کشتی مین بڑا سا گلاوہ - پان کے بیڑے بھری دوب

مصری کے کوزے۔ چاندی کا چھلا رکھا ہوا۔ اوپر گلابی کشتی
پوش کلا ہوتی چہالر کا پڑا ہوا آیا۔ جب ولنی نے عرض کیا حضرت صاحب
تشریف لائے۔ بادشاہ سروقد تعظیم کو کھڑے ہوگئے۔ مسند پر بٹھایا
حضرت صاحب نے پہلی ایک رکاب پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی۔ دوسری پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی۔ تیسری پر حضرت
فاطمہؓ کی۔ چوتھی پر حضرت امام حسن حسینؑ کی۔ پانچوین پر
بزرگوں کی چھٹی پر بابر بادشاہ کی۔ ساتوین پر اوتون کی آٹھوین
پر پریون کی نیاز دی۔ حضرت فاطمہؓ کی نیاز کا سوائے
بیوی زنون کے۔ بابر بادشاہ کی نیاز کا سوائے اُنکی اولاد کے
اور پریون کی نیاز کا سوائے پارسا عورتون کے اور کسی کو
نہین ملتا۔ اور باقی سب کی نیازون کا سب کو تقسیم ہوجاتا ہی
دیکھو ا حضرت صاحب نے کشتی مین سے کلاوہ نکالا
پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر ایک گرہ اُس مین
لگائی۔ دوسری گرہ مین پان کا بیڑا باندھا۔ تیسری مین
ہری دوب مصری کی ڈلی چوتھی مین چاندی کا چھلا باندھا
پانچوین گرہ بادشاہ کے سر سے چھوا کر اُس کلاوے
مین لگائی۔ سب نے کھڑے ہو کر مجرا کیا۔ مبارکباد

دی - ایک سال پہ ہزار سال اور خدا نصیب کرے - سالگرہ کے شادیانے
بجنے لگے اب مہینا بھر تک دربار نہین - خلعت - انعام - ناچ
رنگ - جھنڈاری اسی طرح ہوگی - نوروز کی رسمین دیکھو!

نوروز

نیا سال شروع ہوتا ہے - نجومی پنڈت جو رنگ سال کا
بتاتے ہین - دیکھو ویسی ہی رنگ کی پوشاک بادشاہ اور بیگماتون
اور شاہزادیون کی تیار ہو رہی ہے - بانس کی کھپچیون کی کھانچیان
اُن مین سات سات مٹی کی طشتریان پھول ڈل بھری ہوئی - سات
رنگ کی مٹھائیون سے بھری ہوئی - اوپر نوروزی رنگ
کے کپڑے بسمے کے چھپے ہوئے لگے ہوئے - نوروزی
رنگ کے جوڑے گوٹا کناری ٹکے ہوئے - کشتیون مین
رکھے ہوئے - اسی رنگ کے کشتی پوش پڑے ہوئے -
کہاریون کے سر پر جیسو لتیان لئے ہوئے باقی پھرتی ہین
دربار آراستہ ہوا - بادشاہ نوروزی پوشاک پہنکر برآمد ہوئے - دیکھو!
سب شاہزادے بھی نوروزی کپڑے پہنے ہوئے امیر امرا - نواب بھی نوروزی
رنگ کی پگڑی دوپٹے باندھے ہوئے دائین بائین کھڑے ہین نذرین

ہوتے لگین۔ سلطان الشعرا اور اور شاعرون نے مبارکباد کے
قصیدے پڑھے خلعت مرحمت ہوئے۔ دربار برخاست ہوا
دسترخوان چنا گیا۔ دیکھو اُودودی رنگ کا دسترخوان۔ اور ویسے
ہی خوانون کے خوان پوش اور کٹورے ہین۔ سات رنگ کے پلاؤ
مٹھائیان۔ سالن۔ ترکاریان۔ میوے۔ اور سب چیزین سات
سات طرح کی ہین۔ اور سات ترکاریان ملی ہوئی بھی پکی ہین
اس کو نورتن کہتے ہین۔

ایلو! جَو کی روٹی ساگ کی بھجیا اور ستو بھی ہین۔ خاصے کی
داروغہ نے عرض کیا۔ جہان پناہ! دسترخوان تیار ہے۔ بادشاہ
آئے حضرت علی رضہ کے دسترخوان پر نیاز دی کہ یہ ان کی
خلافت کا دن ہے اور یہ دسترخوان بھی حضرت علی کا کہلاتا ہے
بادشاہ نے ذرا ذرا اس مین سے پہلے آپ چکھا۔ پھر ولیعہد
اور شاہزادون اور مرزا میرون کو اپنے ہاتھ سے تبرک دیا
سب نے تبرک کرکے لیا۔ لو اب دیوان خاص مین زنانہ ہو گیا
سب بیگماتین آئین۔ بادشاہ نے اسی طرح ذرا ذرا سا اپنے ہاتھ
سے تبرک ان کو دیا۔ بادشاہ اور بیگماتین محل مین داخل ہوئین
باقی تبرک سب کو بٹ گیا۔ تیسرے پہر کو سب بیگماتین شاہزادے

جمع ہوئے - دیکھو اب پنکھا جھلنے کا شگون ہوا - پھر ہاتھون مین
چاندی سونا لے کر اچھالا - یہ بھی نوروز کا شگون ہے چار گھڑی دن
رہے سلاطین بھائی بند حضوراور مرغیون کے انڈے نقش و ار -
مشک زعفران پان مین رنگ رنگا - دیوان خاص مین آئے بادشاہ
برآمد ہوئے - مسند پہ بیٹھے - سب بھائی بند سلاطین و شاہزادے
سامنے ہو بیٹھے - دیکھو اب انڈے لڑتے ہین - ایک نے
ایک انڈا ہاتھ مین لے کر نیچے رکھا - سارا انگلیون مین اوسے
چھپالیا - فقط اُس کا نقش کھلا رکھا - دوسرا اوپر سے دوسرے
انڈے سے اُس پہ چوٹین لگانے لگا - ایلو! دونون مین سے
کسی کا انڈا ٹوٹ گیا - جس نے توڑ لیا ہے اُس کے ساتھ والون
نے غل مچایا ہے ؟ وہ توڑا !! - بس پانچ انڈے لڑ چکے بادشاہ
محل مین داخل ہوئے سب بھائی بند رخصت ہوئے - نوروز
ہو چکا - اب محرم کی رسمین دیکھو -

محرّم

محرم کا چاند دکھائی دیا - ماتم کے باجے بجنے لگے سبیلین رکھی گئین
بادشاہ و حضرت امام حسنؑ حسینؑ کے فقیر بنے - سبز کپڑے پہنے گلے

مین سنر کفنی جھولی ڈالی - جھولی مین الائچی دلتے - سونف خشخاش
بھری - درگاہ مین جاکر سلام کیا - نیاز دی - دس دن تک صبح کو کھانا
شام کو شربت فقیرون کو بٹے گا - چھٹی تاریخ ہوئی - آج بادشاہ
لنگر مین کھنچین گے -

دیکھو! چاندی کے دو پنجے بنے ہوئے دو لکڑیون پر لگے
ہوئے - لال سبز کپڑے اُن پر بندھے ہوئے - ان کو شدے
کہتے ہین - بادشاہ کے دونون ہاتھون مین ہین - ایک چاندی کی
زنجیر کمر مین پڑی ہوئی ہے - دو سیدون نے آکر زنجیر پکڑ دو چار قدم
بادشاہ کو کھینچا - الیو وہ زنجیر بادشاہ کے گلے مین ڈالدی - دونو شدے
سید لے گئے - ساتوین تاریخ ہوئی - دیکھو! ابرک کے کنول
ان مین شمعائین روشن - بانس کی کھپچیون کی ٹٹیان لال کاغذ سے
منڈھی ہوئین - اُن پر لال کنول بیچ مین دغدغے روشن ہین
مہندی اور مالیدے کے خوان - بڑی بڑی طوغین جلتی ہوئین
ساتھ ساتھ ہین - آگے آگے تاشے باجے - روشن چوکی والیان
پیچھے پیچھے بادشاہ اور بیگماتین - حبشنیان - ترکنیان - خوجے
وغیرہ سب چلے جاتے ہین - لو مہندی امام باڑے مین
پہنچی آرائش سب لٹ گئی - مہندی مالیدہ - طوغین

درگاہ میں چڑھا دیں۔ آٹھویں تاریخ ہوئی۔ الہیو آج بادشاہ
حضرت عباسؑ کے سقے نے لال کنارے کی ایک انگلی باندھی
ہوئی۔ شربت کی بھری ہوئی ایک مشک کندھے پر رکھے ہوئے
معصوموں کو شربت پلا رہے ہیں۔ وہ شربت پلا چکے الیہ نے
پھر نیاز دی۔ سب کو بٹوا دیا۔

آج دسویں تاریخ عشرے کا دن ہے۔ مٹی کے آبخوروں کے
لمبے گلے کے بیچ میں سے پتلے کوزے آئے۔ ان کو کوزیاں
کہتے ہیں۔ دودھ اور شربت ان میں بھر گیا۔ لال لال کلاوے
ان کے گلوں میں باندھے۔ تازے تازے ترحلووں کے
کونڈے بھر کر رکھے گئے۔ نیاز ہوئی۔ دیکھو اچھوتے چھوٹے
بچے دوڑے چلے آتے ہیں۔ ایک ایک دودھ ایک ایک شربت
کے کوزے پئے۔ حلوا چٹ کر چپکے کھیلوں کی جھولیاں بھر کے
اچھلتے کودتے کلانچیں مارتے چلے جاتے ہیں۔ ظہر کا وقت ہوا
بادشاہ برآمد ہوئے۔ موتی مسجد میں عاشورے کی نماز پڑھی دیوان
خاص میں حاضری کی تیاری ہوئی۔ ایک بڑا سا دسترخوان بچھا۔
اس پر شیرمالیں چنی گئیں۔ شیرمالوں پر کباب۔ پنیر پودینہ ادرک
مولیاں کتر کے رکھیں۔ بادشاہ نے کھڑے ہو کر نیاز دی۔ ذرا سا

شیر مال ۔ کباب ۔ پنیر ۔ مولی کا ٹکڑا پہلے آپ چکھا ۔ پھر ایک ایک
شیر مال اور کباب وغیرہ پہلے ولیعہد پھر اور شاہزادوں اور معزز امیروں
کو اپنے ہاتھ سے دیا ۔ باقی سب کو بٹ گئیں ۔ ادھر وہ جامع مسجد
سے تبرکات نالکی مین رکھے ہوئے ۔ آگے آگے سپاہیون
کے تمن باجا بجتا ہوا آئے ۔ بادشاہ تعظیم کو کھڑے ہو گئے تبرکات
نالکی مین سے نکالکر چوکی پر رکھے گئے ۔ حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا جبہ اور نعلین آنکھون سے لگایا مین حضرت علی
کے ہاتھ کا قرآن شریف سر پر رکھا بوسہ دیا ۔ حضرت امام
حسن حسین کی خاک شفا کو آنکھون سے لگایا ۔ پھر حضرت
صلعم کے موئے مبارک کو گلاب اور خوشبو مین غسل دیا
نواب زنانہ ہوا ۔ بیگمات مین آئین ۔ تبرکات کی زیارت کی
بادشاہ اور بیگمات محل مین داخل ہوئین ۔ تبرکات
اسی طرح نالکی مین باجے گاجے سے جامع مسجد گئے ۔ شام
کو اسی طرح محل کی درگاہ کے تبرکات کی زیارت کی ۔ دیکھو ا
گوٹا بٹ رہا ہے ۔ مین ڈلیان الائچیان چوڑیا پیا کترے بھنے
ہوئے خربوزون کے بیج اور دھنیا کترا ہوا کھوپرا اس مین
ملا کے گوٹا بنایا شیشے اور کاغذ کی پٹیون اور کارچوبی ٹھون اور

چھوٹی چھوٹی طشتریوں میں رکھ۔ اُن پر دہین مہین نگین کچوریکے پھول بنا آپس میں بٹ جاتا ہے۔ اکثر ساطین قلعہ میں تعزیہ داری کرتے تھے۔ فقیر پیک بنتے تھے۔ کوئی سقائی کوئی نقیب بنتا تھا کوئی تاشہ کوئی ڈھول کوئی جھانجھ تعزیوں کے آگے بجاتا تھا۔ کوئی مرثیے پڑھتا تھا۔ مرثیے خوانوں کو درگاہ میں سے چار چار طشتریاں مُن چکنی ڈلیاں بُھنے ہوئے خربوزے کے بیج اور دھنیے کی ملا کرتی تھیں۔ بڑی دھوم سے علم اُٹھائے تھے محرم ہوچکا۔ آخری چہارشنبہ آیا۔

آخری چہارشنبہ

صفر جسے تیرہ تیزی کا مہینا کہتے ہیں۔ اس مہینے کی تیرھویں تاریخ ہوئی۔ دیکھو چنے کی سلونی گھنگنیاں نون مرچ ڈال کے اور گیہوں کی پھیکی گھنگنیاں اُبال کے اوپر خشخاش اور کھانڈ ڈال کے۔ قابوں میں نکال کے نیاز دی پھر بانٹ دیں۔ اسی مہینے کے آخری بدھ کو بادشاہ نے صبح دربار کیا۔ دیکھو جواہر خانے کا داروغہ سونے چاندی کے چھلے چاندی کی کشتی میں لگا کر لایا۔ چار چھلے اس میں سے دو سونے کے دو چاندی کے بادشاہ نے آپ پہنے۔ دو ولیعہد کو ایک ایک اور

شاہزادون کو اپنے ہاتھ سے دیے باقی اور امیر امراؤن کو تقسیم ہو گئے
سب نے مجرا کیا۔ نذرین دین۔ دربار برخاست ہوا بادشاہ
اپنی بیٹھک میں آئے۔ وہ چارون چھلّے جواب پہنے تھے۔ ملکہ
زمانی کو دیئے۔ تیسرا پہر ہوا۔ دیکھو اکوری کوری ٹھلیان
(بادشاہ بیگم) آئین۔ پہلے ایک ٹھلیا مین تھوڑا سا پانی اور ایک اشرفی کپڑے
مین لپیٹ کر اُس مین ڈالی۔ بادشاہ کے آگے کھڑے ہوکر سر
پر سے پیچھے پھینکدی۔ او ہو ہو!!! وہ تڑاق سے ٹھلیا ٹوٹ گئی
اشرفی حلال خوری اُٹھا لے گئی۔ ایلو! اب تھوڑا سا پھونس
لاکر جلایا۔ بادشاہ نے اُس کو لانگا۔ لو اب بیگماتون اور شاہزادون
کو ٹھلیان تقسیم ہونے لگین کسی ٹھلیا مین پانچ کسی مین چار
کسی مین دو روپے۔ کسی مین ایک ہی روپیہ ڈال۔ کہاریون
کے سر پر رکھوا۔ جسولنیون کو ساتھ کر سب کے ہان بھیجدین
سب نے اِن کو انعام دیا۔ اور ٹھلیان سر کر اُسی طرح کھڑے ہوکر
توڑ دین۔ جو کچھ ٹھلیون مین تھا وہ حلال خوریان اُٹھا لے
گئین۔

تیسرے پہر سبزہ روندنے باغ مین گئے۔ آخری چہارشنبہ
کی عیدیان شاہزادون کے اُستاد سنہری روپہلی پھولدار

کاغذ پر لکھکر لائے شاہزادون کو عیدیان اور چٹھی دے عیدیون
کے روپیے لے رخصت ہوئے۔

عیدی آخری چہار شنبہ

آخری چار شنبہ ماہ صفر	جانب باغ سیر کن بنگر
ہر کہ امروز میکند شادی	غم نہ بیند بقول پیغمبر

بارہ وفات

ربیع الاول کے مہینے کو بارہ وفات کا مہینا کہتے ہین۔ پہلی تاریخ اس
مہینے کی ہوئی۔ موتی محل مین فرش فروش ہوا۔ بیچ مین بادشاہ کی
مسند لگی۔ تیسرے پہر کو بادشاہ برآمد ہوئے۔ داہنے بائین مشائخ لوگ
سامنے قوال آکر بیٹھے۔ گانا شروع ہوا۔ ایلو مشائخون مین سے
کسی کو حالت آئی۔ دیکھو اکیا تخنیان کھارہا ہے۔ او ہو! وہ حال
کھیلتے کھیلتے کھڑا ہوگیا۔ بادشاہ اور سب لوگ ساتھ کھڑے ہوگئے
جس شعر پر حالت آئی ہے قوال اسی کو گھڑی گھڑی گائے جاتے ہین
زور زور سے ڈھولکی پیٹے جاتے ہین۔ لو حال کھیل چکے ہوش
مین آگئے چپکے ہوکر بیٹھ گئے۔ بادشاہ اور سب لوگ بھی بیٹھ گئے

کھانا موقوف ہوا۔ الائچی دانون کے خوان آئے۔ ختم ہوا۔ الائچی دانے تقسیم ہوئے۔ بادشاہ اپنی بیٹھک مین آگئے۔ سب لوگ رخصت ہوگئے۔ اب بارہ دن تک روز یہی طرح مجلس اور صبح شام کھانا مشائخون اور ملنگون کو بٹے گا۔ بارہوین تاریخ ہوئی فقیرون دیکھو محل اور مہتاب باغ کی درگاہ مین ٹھاٹھر بندی ہورہی ہے۔ لال لال کنول اور قمقمے۔ اُن مین وغدغے رکھے گئے۔ رات ہوئی۔ روشنی ہونے لگی۔ پہلے بادشاہ محل کی درگاہ مین آئے۔ ختم ہوا۔ مٹھائی بٹی۔ پھر مہتاب باغ کی درگاہ مین آئے۔ مشائخ جمع ہوئے۔ قوال گانے لگے۔ یہان ٹیون کے تھنو پر ختم ہورہا ہے۔ دیکھو وہ تھیو کی پیالیان بٹ رہی ہین

عُرس

اسی مہینے کی چودہوین تاریخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ کا عرس ہوتا ہے بادشاہ خواجہ صاحب مین آئے اور شہر کی خلقت بھی جمع ہوئی۔ بادشاہ نے مزار پر کھڑے ہوکر فاتحہ پڑھی گلاب صندل پھول ملا کر چمچے سے قبر پر ڈالا۔ ستر روپے نذر اور بیس روپے کا شامیانہ دس روپے کا قبر پوش چڑھایا۔ ساٹھ روپے خادمون اور مشائخون کے

کھانا پکوانے کو دیے۔ ایلواوہ روشنی اور باجے گاجے سے منہدی
آئی۔ دیکھو! گلاب کے شیشے قبر کا غلاف شاہزادون کے سر
پر ہے۔ مینہدی کے ساتھ ساتھ چلے آتے ہین۔ درگاہ مین آکر
گلاب کے شیشے اور منہدی چڑھادی۔ غلاف قبر پر ڈالا ختم ہوا
بادشاہ نے محل مین آکر خاصہ کھایا آرام کیا۔ صبح کے ختم مین شامل
ہو سب وہان سے رخصت ہوئے۔

گیارہوین حضرت غوث الاعظم رح

ربیع الثانی کے مہینے کو میران جی کہتے ہین۔ اس مہینے کی گیارہوین
تاریخ ہوئی۔ دیکھو! دیوان خاص کے صحن مین آتشبازی گڑی
انار پھلجڑی۔ مہتاب۔ جائی جوئی۔ ہت پھول۔ چھچھوندر۔
چکر۔ گنج۔ پٹاخے۔ چرخیان۔ ہوائیان۔ زمینی گولے
آسمانی گولے۔ خدنگ۔ چدّر۔ کوٹھی۔ پنکھیان۔ سانپ
درخت ہاتھی وغیرہ بنے ہوئے ہین۔ ایک بانس کی کھپچیون کا
بنگلہ سا بنا ہوا۔ اوپر پنی۔ ابرک لال کا غذ منڈھا ہوا اس کو
منہدی کہتے ہین دیوان خاص مین رکھی گئی۔ دسترخوان بچھا
سب طرح کا کھانا چنا گیا۔ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے مینہدی

روشن کی۔ پھر دسترخوان پر حضرت غوث الاعظم رح کی نیاز دی آتشبازی چھٹنے لگی۔ کھانا تقسیم ہوا۔ صبح کو مہتاب باغ کی درگاہ مین مشائخ جمع ہوئے۔ بادشاہ آئے ختم ہوا۔ تبرک بٹا۔

سترہوین

اسی مہینے کی سترہوین تاریخ حضرت سلطان نظام الدین اولیا رح کا عُرس ہوتا ہے۔ دیکھو رات کو درگاہ مین مشائخ جمع ہوئے پہلے ختم ہوا۔ پھر قوالی ہونے لگی۔ مشائخون کو حال آنے لگے۔ صبح کو بادشاہ آئے۔ درگاہ مین فاتحہ پڑھی۔ چار اشرفیان اور بتیس روپے درگاہ مین نذر چڑہائی۔ دو سو روپے عُرس کے مصارف کے خادمون کو دیے۔ ختم مین شامل ہوئے تبرک کی ہنڈیان اور پھینٹے[1] خادم لائے بادشاہ نے ایک اشرفی تبرک کی ان کو دی پھر سوار ہوگئے۔ دیکھو اب شہر کی خلقت آنی شروع ہوئی۔ درگاہ مین نذرین چڑھنے لگین خادمون کی گوڑی ہونے لگی۔ اپنی اپنی اسامیان تاک تاک کے دو دو تبرک کی ہنڈیان۔ کھیلین بتاشے شکرپارے ان مین بھرے ہوئے۔ آٹے سے انکے منہ لپے ہوئے۔ خادم انکو دیتے ہین اور

[1] عمامہ۔ دستار۔ مگر خادم لوگ ایک دس بارہ گرہ کا کپڑے کا ٹکڑا سر سے لپیٹ دیتے ہین۔

گرہ گرہ بھر کے دھوتر کے سبز اور سفید پھنٹے اُن کے سر سے باندھ
دیتے ہین۔ بہت سی خاطر مدارات کر کے اُن سے کہتے ہین "ہم
آپ کے دعاگو قدیم ہین۔ رات دن آپ کی کامیابی کی درگاہ
شریف مین دعائین مانگتے ہین" اپنا معمول اُن سے لے لیتے
ہین۔ اب درگاہ شریف مین ناچ ہونے لگا۔ دیکھو کوئی
ناچ دیکھ رہا ہے۔ کوئی باؤلی مین سیڑھیون پر بیٹھا نہا رہا ہے
کوئی چیت کوئی پٹ تیر رہا ہے۔ کوئی دھما دھم اوپر سے کود
رہا ہے۔ لوگ باؤلی مین کوڑیان پیسے پھینک رہے ہین۔
لڑکے غوطے لگا لگا کر نکال رہے ہین۔ سودے والے پکار
رہے ہین۔ تازی گرما گرم کچوریان ہین۔ برفی ہے تازی دودھ
کی۔ مکھن سے بھی ملائی سے میٹھا۔ کوزے ملائی کی برف کے کسیرو
ہین میوے۔ گھلے فالسے ہین شربت کو ڈالی ڈالی کا گھلا ہی
پیوندی ہے۔ سیاہ بچے ہین ہاتھون کے کھلونے
ہین بالے بھولون کے۔ کوئی مقراضی حلوا لئے بیٹھا ہے
کوئی کباب لونگچڑے گھلے شیرمال۔ باقرخانی خمیری
روٹی۔ نہاری بیچ رہا ہے۔ گگڑ والے حقہ پلاتے پھرتے ہین
نیواڑی گلوریان بنا رہے ہین۔ کٹورے چھنک رہے ہین فالودے والے

فالودہ - پن بھتا - تخم ریحان - اولے - گلاب پاشن - کٹورے تچھے لئے بیٹھے ہیں - لو اب دوپہر ہوئی - اب میلہ ہمایون کے مقبرے مین آیا - دیکھو تو کوئی بھول بھلیون مین بھولا بھولا کیسا ہکّا بکّا پھر رہا ہے - کوئی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مین لیٹا آرام لے رہا ہے ایک طرف پتنگ بازی ہو رہی ہے - بگلا - کل چڑا دو پلکا - دو پنّا - کل دمہ - کانڑا - کنکوا اڑ رہا ہے - کل ہیری - لل ڈمی کلیجہ جلی - دو باز پریون دار - الفن تکلین بڑھ رہی ہین - ایک دوسرے کی دھیری پکار رہا ہے - جو کوئی ہم سے نہ لڑائے اُس کی دھیری ہے - لو پینچ لڑ گئے - ڈھلین چلنے لگین - وہ کسی کا کٹ گیا - آہا!!! کیا غل مچایا ہے - وہ کاٹا - جس بیچارے کا کٹ گیا - اُس کا منہ تو کیا فق فق ہو رہا ہے - کسی کا ہتے پر سے اکھڑ گیا - کسی کا کنیانے لگا - کسی کا چکرا رہا ہے - کسی کی دال چپو ہو گئی - کوئی کھچم کر رہا ہے کوئی ٹھمکیان دے رہا ہے لو کنکوے بازی ہو چکی -

آہاہا!!! - دیکھنا وہ کسی شاہزادے کی سواری آئی آگے آگے سپاہیون کے تمن ہین - باجا بجتا آتا ہے - نقیب چوبدار پکارتے آتے ہین - صاحب عالم پناہ سلامت عماری مین آپ بیٹھے ہین

ھ کنکوے کا نام ہے لے آپس مین مل گئے ۱۲

خواصی مین مختار بیٹھا مورچھل کرتا آتا ہے پیچھے سوارون کا رسالہ چلا آتا ہے۔ مقبرے کے دروازے پر فیلبان نے ہاتھی بٹھادیا سب جلوس ٹھہر گیا۔ سلامی اُتاری کہارون نے نالکی لگادی۔ نالکی مین سوار ہو ہوکر اندر آئے دو خواص مورچھل لے کرادہر ادہر آگئے۔ اور سب ارد گرد ہو گئے۔ نقیب چوبدار آگے آگے ہٹو بڑہو صاحب کہتے چلے۔ مقبرے کے چبوترے پر سے پیدل اُتر کراوپر آئے۔ یہان پہلے سے فرش فروش ایک طرف کیا ہوا ہے۔ سپاہیون کا پہرہ لگا ہوا ہے اپنی مسند پر بیٹھ کے میلے کی سیر دیکھی۔ ناچ رنگ دیکھ سوار ہو گئے۔ شام تک سب میلے کے لوگ چنپت ہوئے۔ اب دیکھو! پتون اور چھلکون کے ڈھیر۔ مکھیون کی بھنکار کے سوا کچھ بھی دکھائی دیتا ہے۔ یا تو وہ گہما گہمی تھی۔ یا دیکھو اب کیا سناٹا ہو گیا۔ اب مقبرہ کیسا سائین سائین کرتا ہے۔ دیکھنے سے جی پریشان ہوتا ہے۔ لو صاحب سترہوین ہو چکی۔

مدار صاحب

جمادی الاول کے مہینے کو مدار کا مہینا کہتے ہین۔ پہلی تاریخ ہوئی قلعہ کے نیچے مدار صاحب کی چھڑیان کھڑی ہوئین۔ دیکھو! شام کو

چھیلب دار ڈھول بجاتے۔ مدار صاحب کی چھڑی لئے دیوان خاص
میں آئے۔ بادشاہ برآمد ہوئے۔ مالیدون کے خوان آئے۔ چھیلب دار
نے پھولون کی بدّھی مدار صاحب کے سامنے رکھّی۔ نیاز ہوئی۔ مالیدہ
سب کو بٹ گیا۔ بدّہی بادشاہ نے پہن لی۔ دیکھو اکیا لمبا لمکا لہبر آیا۔
کرکری تاشس کا پھیرا ہے اور چاندی کی کٹوری ہے۔ چھیلب دار
کو دیکر رخصت کیا۔ یہ نشان بادشاہ کی طرف سے مدار صاحب کی درگاہ
مین چڑہے گا۔

خواجہ صاحب کی چھڑیان

جمادی الثانی یہ خواجہ معین الدین کا مہینا کہلاتا ہے۔ چودہوین
تاریخ سے قطب صاحب مین دور دور کی خلقت آکے جمع ہوئی۔ اجمیر
شریف مین حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح کا بڑی دہوم سے عرس
ہوتا ہے یہان سے اکٹھے ہو کر جو لوگ اجمیر شریف جاتے ہین اسکو میدنی
کہتے ہین۔ رات کو حضرت قطب صاحب کی درگاہ مین ختم ہوا صبح کو
سولہوین تاریخ میدنی رخصت ہوئی۔ بادشاہ نے چاندی کا نشان
تمامی کے پھریرے کا چڑہایا۔ تھوڑی دور جلوس کی سواری

ا؎ جھنڈا۔

سے میدئی کو پہنچانے گئے۔ دیکھو اجو لوگ اجمیر شریف گئے ہین اُن کے گھرون مین رات کو خواجہ صاحب کے گیت گائے جاتے ہین۔ ا

ایلو ا اجمیر شریف سے لوگ پھر کرآئے۔ کنبے والون نے دہوئے ہوئے تِل اور چاول اور کھانڈ سینیون مین لگا کران کو بھیجے اس کو چاب کہتے ہین۔ تِل ماش اور ٹکے تصدق کو جلیبیون کے کونڈے کپڑون کے جوڑے۔ خوان اور کشتیون مین لگا کر اُنھون نے وہان کی سوغاتین۔ درگاہ کا صندل۔ صندل کی کنگھیان۔ کنگھے۔ تسبیحان۔ تھولی۔ جا مدانیان۔ جے پور کے چادرے۔ انگوچھے۔ رومال۔ چنبدرمان۔ کلیان۔ چلمنین کٹوریاں عطر۔ سب کو دیا۔

رجب

اس مہینے کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے یا چوتھے جمعہ کو مردون کی تبارک ہوتی ہے۔ دیکھو اگھی کھانڈ اور میدے کی میٹھی روٹیان اوپر سونف اور خشخاس لگا کے تنندور (تنور) سے پکواین۔ سورہ تبارک جو قرآن شریف مین ہے چالیس دفعہ پڑھوائی۔ ایک ستھری چوکی پر

دسترخوان بچھایا اُسپر روٹیان رکھین - کوری بدھنیون مین پانی بھر کر اور جوڑا - تسبیح - مسواک - جانماز کنگھی - جوتی کشتی مین لگا - کے سامنے رکھا - اگر سوز مین لوبان روشن کیا - نیاز ہوئی - بدھنیان اور جوڑا اور چوتھائی روٹیان مسجدون مین بھیجدین - باقی سب کو تقسیم ہوگئین اس کو تبارک کہتے ہین - اسی مہینے مین حضرت جلال بخاری کے کونڈے ہوتے ہین - دیکھو بڑے بڑے کونڈے - مٹی کے آئے - پلاؤ - زردہ کھیر ان مین بھر کر نیاز دیکر لٹوا دیئے -

شب برات

اس مہینے کی چودھوین تاریخ شاہزادون کے استاد لال سفید چمکتی ہوئی عیدیان لکھ لکھکر لائے - شاہزادون کو دین -

عیدی

آمد شب برات جہان پر چراغ شد بازار آتشگفتن او ضحن بلاغ شد

انار و پھلجھڑی و ہوائی و ماہتاب گلہائے بوستان بہمن بلاغ باغ شد

استادون کو عیدی کے اشرفی روپیے ملے مکتبون مین چھٹی ہوئی دیکھو اب کوری کوری ٹھلیان آبخورے آئے ایک بڑی سی چوکی پر دھو دھلا کر پانی بھر کر رکھے گئے شیرمالین اور میٹھے کی

رکابیان - قابین آئین - اگر سوز مین تو بان روشن ہوا حضرت
صلعم حضرت امیر حمزہ - حضرت فاطمہ رض بڑے بڑے - بابر بادشاہ
اوت اور سب اپنے مُردون کی جدا جدا قابون - شیرمالون - پانی کے
آبخورون پر - اور دودھ پیتے بچے جو مرے اُن کی دودہ کے آبخورون
پر نیاز ہوئی حضرت فاطمہ کی نیاز کا بیوی زنون کو - بابر بادشاہ
کی نیاز کا خاص اُن کی اولاد کو - باقی ہمہ شما کو بٹ گیا - تیسرے پہر
کو آتشبازی شاہزادون اور شاہزادیون کو تقسیم ہوئی - دیکھو رات
کو ہتیون کے ہاتھی بھوڈل پھرے ہوئے مٹی کے اُن کی سونڈ اور
سر پر چراغ بنے ہوئے ہیٹیون کی ہڑیان نبگلے کی صورت کی
مٹی کی بنی ہوئین اوپر چراغ بنے ہوئے - روشن ہوئین - سب نے
مبارک باد دی - تاشے باجے نوبت خانے - روشن چوکی والیان
باجا بجانے لگین - بڑی خوشی ہوئی - آتشبازی چھٹنے لگی -

تو اب بادشاہ امام باڑے مین آئے - دیکھو اپنے ہاتھ سے
روشنی کی - کنگنی کی کھیر پک کے آئی - ایک چمچے مین لے کر پہلے
ذرا سی آپ چکھی - پھر ایک ایک چمچا سب کو اپنے ہاتھ سے
دیا - مجرا کرکے سب نے لے لیا - اپنی بٹھک مین آئے خاصہ
کھایا - آرام کیا -

رمضان

دیکھو دو دن پہلے شتر سوار چاند کی خبر کو روانہ ہوئے ابر بدلی
کے سبب سے جو انتیسوین کو یہان چاند نہ دکھائی دیا۔ اور کہین کسی
گاؤن قصبے یا پہاڑ پر کسی کو نظر آگیا تو سانڈنی سوار وہان کے
قاضی یا رئیس یا کسی معتبر آدمیون کی گواہی لکھوا۔ مار امار کرکے حضور
مین آئے۔ چاند کی خبر پہنچائی۔ بادشاہ نے عالمون سے فتوی
لیکر توپون کا حکم دیا۔ گیارہ توپین رمضان کے چاند کی چلین۔ جو
انتیسوین کو کہین چاند نہ دکھائی دیا تو تیسوین کی شام کو توپین چلین
سب بیگماتین حرمین سرتین ناموسین چھپی والیان گانین شاہزادے
شاہزادیان مبارکباد کو آئین۔ تاشے باجے روشن چوکی
نوبت بجانے والیان مبارک بجانے لگین۔ دیکھو بادشاہ کے ہان سے
پنیر کی بکٹیان۔ مصری کے کوزے سب کو تقسیم ہوئے لو دو گھڑی
رات آئی۔ وہ عشا کی اذان ہوئی۔ دیوان خاص مین نماز کی تیاری
ہوئی۔ باریدار نے عرض کیا۔ کرامات اجماعت تیار ہے بادشاہ
برآمد ہوئے۔ جماعت سے نماز پڑھی۔ ڈیڑھ سپارہ قرآن شریف کا
تراویحون مین سنا۔ پھر بیٹھک مین آئے کچھ بات چیت کی بھنڈ

نوش کر پلنگ پر آرام کیا۔ ڈیرہ پہر رات باقی رہی۔ اندر محل۔ باہر
نقار خانے۔ اور جامع مسجد مین پہلا ڈنکا سحری کا شروع ہوا
سحری کے خاصے کی تیاری ہونے لگی۔ دوسرے ڈنکے پر دسترخوان
چنا شروع ہوا۔ تیسرے ڈنکے پر بادشاہ نے سحری کا خاصہ کھایا۔
ٹھنڈا نوش فرمایا۔ اب چار گھڑی رات باقی رہی۔ وہ صبح کی توپ
چلی۔ کلی کی آب حیات پیا۔ اب کھانا پینا موقوف ہوا روزے کی
نیت کی۔ صبح ہوئی۔ نماز پڑھی۔ درگاہ مین جا کر سلام کر۔ باہر
ہوا خوری کو سوار ہوئے۔ سواری پھر کر آئی۔ محل مین لوگون کی
کچھ عرض و معروض سنی۔ دوپہر کو سکھ کیا۔ تیسرا پہر ہوا
محل مین تنور گرم ہوا۔ بادشاہ کے لئے دیکھو ایک سنہری
کرسی شیر کے سے پایون کی۔ پشت پر سنہری پھول پتے کٹے ہوئے
مخمل کا گبہ نرم نرم اس پر بچھا ہوا تنور کے سامنے لگی ہوئی ہے۔
بیگماتین حرمین۔ شاہزادیان اپنے ہاتھ سے بیبنی۔ روغنی
میٹھی روٹیان۔ کلچے۔ تندور مین لگا رہی ہین۔ بادشاہ بیٹھے
سیر دیکھ رہے ہین۔

کسی کی روٹی اچھی لال اتری۔ وہ کیا خوش ہو رہی ہے کسی کی
جل گئی۔ کسی کی تندور مین گر پڑی۔ کسی کی ادھ کچری رہگئی

دیکھو ان پر کیا قمقمے لگ رہے ہین ۔ بیسیون لوہے کے چوٹھے گرم ہین پتیلیان ٹھنٹھنا رہی ہین ۔ اپنی اپنی بہاون کی چیزین آپ پکا رہی ہین ۔ دیکھو تہتی ۔ نونیے ۔ میتھی کا ساگ ہے ۔ کہین ہری مرچین ۔ موتیا کے پھولون کے نیچے کی سبز سبز ڈنڈیان ۔ بینگن کا دلمہ گھیے کی تلاجی ۔ بادشاہ پسند کریلے ۔ بادشاہ پسند دال ہے کہین بڑے ۔ پھلکیان ۔ پوریان ۔ شامی کباب تلے جاتے ہین کہین سیخون کے کباب ۔ حسینی کباب ۔ ٹکون کے کباب ۔ نان پاؤ کے ٹکڑے گاجر کا پچھا اور طرح طرح کی چیزین پک رہی ہین روزے بہلا رہی ہین ۔ الہو کوئی روزے خور سامنے آگئی ۔ دیکھو اس کا کیا لکھا ہو رہا ہے ۔ کوئی کہتی ہے روزے خور خدا کے چور ۔ ہاتھ مین بڑا سا مین کیڑا ۔ کوئی کہتی ہے ۔ روزے خورون پہ کیا تباہی ہے ۔ ٹوٹی جوتی پھٹی رزائی ہے ۔ آخر یہان تک اس کا ناک مین دم کیا کہ کھسیانی ہو کر سامنے سے چلی گئی ۔

الہو دہ کسی کا رونا آچھلا ۔ ہین اے بی یہ کیا ہوا ؟ کسی لونڈی باندی سے کچھ کام بگڑ گیا تھا ۔ آپ ہی سارے برتن توڑ پھوڑ ۔ پکتی ہنڈیان چولھے پر سے پھینکا پھینکا آپ ہی منہ تھوتھائے ۔ اٹواٹی کھٹواٹی لیے پڑی

ہیں - منہ سے بولیں نہ سر سے کھیلیں - ایک آتی ہی سمجھاتی ہے دوسری آتی ہے مناتی ہے - بوا خدا کا روزہ رکھو - بندوں پر ظلم توڑو ایسے روزے سے کیا فائدہ؟ کتنے نے نہ فاقہ کیا تم نے کیا - ایک دفعہ ہی تیکھی ہو کر جھلا کے بولیں بس بی بس - اپنی زبان کو لگام دو - اپنی کرنی اپنی بھرنی تم بڑی خدا ترس ہو - کھڑی جنت میں جاؤ گی تو اپنے واسطے ہم دوزخ کا کندہ ہیں گے تو اپنے واسطے - چلو بی چلو - اس چنڈالنی کے منہ نہ لگو - اس کے سر پر تو آج شیطان چڑھا ہے - تھو تھو - چھائیں پھوئیں - خدا ایسے کے پرچھاویں سے بچائے +-

دیکھو امانیں دکانیں لگائے محل میں بچھونوں کے کنبھے گونتھ رہی ہیں - سب فصل کے میوے ترکاریاں بیچ رہی ہیں - ایک ایک پیسے کی چیز کے چار چار لے رہی ہیں - وہی بڑے فالودے پوریوں والیاں سر پر رکھے جیتی پھرتی ہیں - لو عصر کا وقت ہوا - نمازیں پڑھ کے روزے کشائی کی تیاریاں ہونے لگیں - دیکھو! ایک طرف گلاس طشتریاں کابیاں پیالے پیالیاں رنگ برنگ کی چینی کی - ادھر چھے سینیوں میں

لگے ہوئے رکھے ہیں - ایک طرف کوری کوری جھجریاں اور
صراحیاں کا ٹھنڈی آبخورے اور پیالے - چھوٹے چھوٹے ٹلکنوں
پر رکھے ہیں - اوپر صافیاں پڑی ہوئی ہیں - سب ترکاریاں
میوے وغیرہ آکر رکھے گئے - سب کو چھیل بنا - کوئی سادی
کسی میں نون مرچ لگا مونگ کی دال دھو دھلا - کچھ کچی - کچھ
ابلی - کچھ لال مرچوں کی - کچھ کالی مرچوں کی بنا بنا کر طشتریوں
اور رکابیوں میں لگا ہیں - رنگتروں کو چھیل کھانڈ ملا راحت
جان بنا اور کیلے کے قتلے - چھوٹوں کا قیمہ کرکے کھانڈ ملا کر
پیالوں میں رکھا - تلی ہوئی مونگ - چنے کی دال بیں کی
سوّیاں نکتیاں بھنے ہوئے پستے بادام نون مرچ لگے ہوئے
بادام پستوں کے نقل - چھوارے - کشمش وغیرہ طشتریوں
میں رکھے - انگور انار فالسے - تخم ریحان فالودے - میوے کا
شربت - لیموں کا آبشورہ بنا کر گلاسوں میں رکھا - دیکھو اب
اپنے ہاتھ کا سالن وغیرہ - اور روزہ کشائی آپس میں بٹتی
ہے - میں نے تم کو بھیجی ہے - تم نے مجھکو بھیجی -

لو اب روزے کا وقت قریب ہے کوئی منہ ڈھانک
پڑی ہے - کوئی کہتی ہے - اچھی پیاس کے مارے

حلق مین کانٹے پڑ گئے - کوئی کہتی ہے - ہائے بھوک کے مارے کلیجہ ٹوٹا جاتا ہے - روزے مین کتنی دیر ہے سب کے کان توپ پر لگے ہوئے ہین - ایک ایک پل گن گن کر کاٹ رہی ہین - ہرکارون کی ڈاک بیٹھی ہوئی ہے - ایلو وہ سورج غروب ہو گیا مشرق سے سیاہی اٹھی - روزے کا وقت ہوا بادشاہ نے توپ کا حکم دیا - ہرکارون نے جھنڈیان ہلائین - وہ روزے کی توپ چلی - دھائین - اذانین ہونے لگین اس وقت کی خوشی دیکھو - کیسی توپ کی آواز سے چونچال ہو گئین پہلے ذرا سے آب زمزم یا مکے کی کھجور یا چھوارے سے روزہ کھولا پھر شربت کے گلاس ہاتھ مین لے چمچون سے شربت پیا - کسی نے پیاس کی بیتابی مین گلاس ہی منہ سے لگا غٹ غٹ پی لیا - ذرا ذرا سی دال ترکاری میوہ وغیرہ چکھا - پھر نماز پڑھ پڑھ کے گلوریان کھائین سارا رمضان اسی چہل پہل مین گذر گیا -

الوداع

آخری جمعہ کو الوداع کی نماز کی تیاری ہوئی - بادشاہ جلوس سے سوار ہوئے - جامع مسجد کی سیڑھیون کے پاس کہارون نے ہوادار

ہاتھی کے برابر لگا دیا۔ بادشاہ ہوادار مین سوار ہو جامع مسجد مین
آئے حوض کے پاس آکر ہوادار مین سے اترے آگے خاص بردار
نقیب چوبدار ہٹو بڑھو کرتے پیچھے شاہزادے امیر امرا ادب
قاعدے سے اندر آئے۔ دیکھو امام کے پیچھے بادشاہ کا مصلے جانماز
باءین طرف ولیعہد کا۔ داءین طرف اور شاہزادون کے مصلے
لگے ہوئے ہین۔ بادشاہ ولیعہد اور شاہزادے اپنے اپنے
مصلون پر آکر بیٹھے۔ امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا۔ امام جی منبر پر
کھڑے ہو گئے۔ توشہ خانے کے داروغہ نے تلوار امام جی سلاح خانہ
کے گلے مین ڈالی۔ قبضہ پہ ہاتھ رکھکر امام جی نے خطبہ پڑھنا
شروع کیا۔ جب خطبہ پڑھ چکے اور اور بادشاہون کے نام لے
چکے۔ جس وقت بادشاہ وقت کا نام آیا توشے خانے کے داروغہ
کو حکم ہوا اُس نے امام جی کو خلعت پہنایا۔ مکبر پر تکبیر ہوئی امام
نے نیت باندھی سب نے امام کے ساتھ نیت باندھ لی دو
رکعتین پڑھ کر سلام پھیرا۔ دعا مانگی۔ سُنتین پڑھ کر بادشاہ
آثار شریف مین آئے۔ زیارت کی۔ پھر سوار ہو کر قلعہ مین
آئے۔ انتیسوین ۲۹ تاریخ ہوئی سانڈنی سوار چاند کی خبر کو روانہ
ہوئے۔ دیکھو سب کی آنکھین آسمان پر لگی ہوئی ہین

اگر چاند دیکھ لیا یا کہین سے گواہی شاہدی آگئی تو بڑی ہی خوشی
ہوئی۔ اور ہو بھی جوان عید ہوئی۔ نقار خانے کے دروازے کے
سامنے حوض پر پچیس توپین عید کے چاند کی دھنادھن چلین۔ مبارک
سلامت ہونے لگی شادیانے بجنے لگے۔ نہین تو پھر تیسویں کو
یہ رسمین ہوئین۔

عید الفطر

رات کو توپین ڈیرے خیمے فرش فروش عیدگاہ روانہ ہوا سواری
کا حکم ہوا۔ ہاتھی رنگے گئے۔ صبح کو بادشاہ نے حمام کیا۔ پوشاک بدلی
جواہر لگایا۔ خاصے والیون نے جلدی سے دسترخوان بچھایا۔ سوّیان
دودھ۔ اولے بتاشے چھوارے خشکا کھڑی مسور کی دال اس پر
لگادی۔ بادشاہ نے نیاز دی۔ ذرا ذرا سا چکھ کے کلّی کی۔ باہر برآمد
ہوئے جسولنی نے خبرداری بولی۔ باہر ترئی ہوئی۔ سب جلوس
قاعدے سے کھڑا ہو گیا۔ فوجدار خان نے ہاتھی بٹھادیا۔ کہارون نے ہودا
عماری
تلون کے برابر لگادیا۔ بادشاہ ہودے مین سوار ہوئے۔ دیوان عام
مین سواری آئی۔ احتشام توپخانے کی توپون کی اکیس آوازین ہوئین
قلعے کے دروازے پر پلٹنون نے سلامی اتاری۔ اکیس توپین چلین

عیدگاہ کے دروازے پر سواری پہنچی۔ جلوس دو طرفہ کھڑا ہو گیا سلامی اُتاری توپین سلامی کی چلنے لگین۔ دروازے پر سے بادشاہ ہوادار مین اور ولیعہد نالکی مین اور سب پیدل عیدگاہ کے اندر آئے چبوترے پر سے اُتر کر خیمے مین اپنے مصلّون پر کھڑے ہو گئے۔ مکبّر پر تکبیر ہوئی۔ سب نمازیون نے صفین درست کین۔ امام جی کے ساتھ سب نے نیت باندھی۔ دو رکعتین پڑھکر سلام پھیرا۔ سب کھڑے ہو گئے۔ بادشاہ ولیعہد شاہزادے اپنے مصلون پر بیٹھے رہے۔ امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا توشہ خانے کے داروغہ نے امام جی کے گلے مین کلابتونی پرتلہ اور تلوار ڈالی امام جی نے منبر پر کھڑے ہو کر تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھکر خطبہ پڑھا۔ جب بادشاہ کا نام آیا۔ توشہ خانے کے داروغہ نے امام جی کو خلعت پہنایا۔ دعا مانگی۔ خطبہ کی ایک توپ چلی۔ اب دھوپ چڑھ گئی تھی۔ بادشاہ نگڈمبر مین سوار ہوئے دیوان خاص مین آئے تخت طاؤس پر بیٹھکر دربار کیا۔ نذرین لین۔ بچھوون کے طرّے اور ہار سب کو مرحمت ہوئے محل مین داخل ہوئے۔ چاندی کے تخت پر بیٹھکے محل کی نذرین لین خاصہ کھایا سکھ کیا۔

عید الاضحیٰ

ذوالحجہ کے مہینے کی دسوین تاریخ صبح کو جلوس سے سوار ہوئے۔ عیدگاہ مین آئے۔ دوگانہ ادا کیا۔ دیکھو جو جو باتین عید الفطر مین ہوئی تھین وہی سب اس مین ہوئین مگر یہ بات اس مین زیادہ ہے کہ عیدگاہ کے اندر جنوب کی طرف ایک بڑا سا خیمہ کھڑا ہے۔ بیچون بیچ مین ایک چبوترہ بنا ہوا ہے اس پر بادشاہ کی مسند لگی۔ پیچھے دو خیمے زنانے کھڑے ہوئے ہین ارد گرد بڑے بڑے سیراپچے (قناتین) کھچے ہوئے ہین۔ ایک اونٹ بانات کی جھول پڑی ہوئی۔ سینہ پر چونے کا نشان کیا ہوا رسونمین جکڑا ہوا فراش پکڑے کھڑے ہین۔ دیکھو اب اونٹ کی قربانی ہوتی ہے۔ بادشاہ اونٹ کے پاس آئے۔ فراشون نے ایک بڑی سی چادر بادشاہ اور اونٹ کے بیچ مین تان لی۔ قورخانے (سلاح خانہ) کے داروغہ نے بادشاہ کے ہاتھ مین برچھی دی قاضی نے اونٹ کی قربانی کی۔ دعا پڑھوائی۔ بادشاہ نے دعا پڑھکر چونے کے نشان پر اونٹ کے تاک کر برچھی ماری۔ قاضی نے اُسے ذبح کیا۔ بادشاہ سوار ہوکر خیمے کی سہ دری کے پاس آئے دیکھو یہان ایک دُنبا مہندی مین رنگا ہوا کھڑا ہے۔ بادشاہ نے اُسکی قربانی کی۔ خیمے مین آئے مسند پر بیٹھے۔ بائین طرف ولیعہد داہنی طرف اور شاہزادے بیٹھ گئے

امیرامرا سامنے ہاتھ باندھکر کھڑے ہوگئے۔ خاصے والون نے جھٹ پٹ دسترخوان بچھا اونٹ اور دُبے کی کلیجی کے کباب اور شیرمالین اُسپر لگادین۔ بادشاہ نے پہلے ایک ٹکڑا شیرمال کا اور ذراسا کباب آپ منہ مین ڈالا پھر ولیعہد اور شاہزادون اور معزز امیرون کو جو حاضر تھے کباب اور شیرمالیں اپنے ہاتھ سے دین۔ سب نے مجرا کرکے لے لین سو دربار برخاست ہوا خیمے مین زنانہ ہوگیا۔ بیگماتین آئین۔ بادشاہ نے خاصہ کھایا۔ تھوڑی دیر ٹھیر کے سوار ہوئے۔ دیوان خاص اور محل مین آکے وہی عید کی طرح دربار کیا۔ نذرین لین قربانی کے بکرے حیثیت کے موافق سب کے ہان بھیجے گئے۔

سلونو

اس رسم کا ذکر یون سُنا ہے کہ عزیزالدین عالمگیر ثانی بادشاہ سے اُن کے وزیر غازی الدین خان کو دشمنی تھی۔ ایک دن ایک ڈھکوسلا بنا کر عرض کیا کہ حضور پُرانے کوٹلے مین ایک فقیر صاحب کمال آئے ہین۔ بادشاہ نے حکم دیا اچھا بلاؤ۔ اُس نے کہا بہت خوب۔ دوسرے دن پُرانے کوٹلے مین ایک موقع کا مکان تجویز کر

دو آدمی خنجر لے کر وہاں چھپا کر کھڑے کر دیئے اور بادشاہ سے
جھوٹ موٹ آکر عرض کیا۔ کہ کرامات فقیر صاحب کہتے ہیں۔
ہم آپ بادشاہ ہیں۔ بادشاہ کو غرض ہے تو آپ ہمارے پاس
چلے آئیں۔ بادشاہ کو فقیروں سے بہت اعتقاد تھا۔ فرمایا ہم
آپ چلتے ہیں جب کوٹلے میں پہنچے۔ وزیر نے عرض کیا جہان پناہ!
فقیر صاحب یہ بھیڑ بھاڑ دیکھکر ناراض ہوں گے۔ بادشاہ نے حکم دیا
اچھا سب یہیں ٹھیریں بادشاہ تن تنہا وزیر کے ساتھ اندر گئے۔
جاتے ہی اُن دونوں نابکاروں نے بادشاہ کے خنجریں بھونک دیں
اور کام تمام کر کے لاش کو دریا کی طرف نیچے پھینک دیا۔ آپ وہاں
سے چنپت بنے وزیر باہر آیا۔ لوگوں نے پوچھا حضور کہاں ہیں؟
کہا فقیر صاحب پاس بیٹھے ہیں۔ مجھ سے خوابگاہ میں سے ایک کاغذ
منگوایا ہے وہ لینے جاتا ہوں۔ تم سب یہیں کھڑے رہو میں ابھی
اُلٹے پاؤں آتا ہوں۔ یہ فقرہ گھڑ کے یہ بھی وہاں سے سٹک گیا۔ اُدھر
دریا کی طرف سے کوئی ہندنی چلی آتی تھی کہیں اُس کی نگاہ پڑی کہ
کسی کی لاش پڑی ہے پاس آکر دیکھا تو پہچانا کہ ارے یہ تو ہمارے بادشاہ
ہیں۔ ہے ہے کس ظالمی نے یہ کام کیا۔؟ وہیں بیٹھ گئی جب بہت
دیر ہو گئی تو یہ لوگ گھبرائے اور دندانہ اندر گھس گئے وہاں دیکھیں

تو بادشاہ نہ فقیر - ادھر ادھر دیکھنے بھالنے لگے - نیچے جھک کر جو دیکھیں
تو بادشاہ قتل ہوئے پڑے ہیں - اور ایک ہندنی پاس بیٹھی ہوئی
نگہبانی کر رہی ہے - لاش کو اٹھا کر لائے - نہلا دھلا ہمایون کے مقبرے
مین دفن کیا - شاہ عالم بادشاہ نے اُس ہندنی کی اس خیر خواہی پر کہ
اس نے میرے باپ کی لاش کی رکھوالی کی - اُس کو اپنی بہن بنایا اور
بہت سا کچھ اُس کو دیا - بہنوں کی طرح ساری رسمین اُس سے برتتے
رہے وہ بھی بھائی سمجھکر اپنی رسم کے موافق سلونو کے تیوہار کو بہت
سی مٹھائی تھالون مین لے کر آتی تھی اور بادشاہ کے ہاتھ مین سچے
موتیون کی راکھی باندھتی تھی - بادشاہ اُس کو اشرفیان اور روپے
دیتے تھے - شاہ عالم کے بعد اکبر شاہ نے اُس سے اور بہادر شاہ نے
اُس کی اولاد سے یہ رسم نباہی -

دسہرہ

دسہرہ کے دن بادشاہ نے دربار کیا - دیکھو! پہلے ایک نیل کنٹھ
بادشاہ کے سامنے اڑایا - لیجئے وہ باز خانے کا داروغہ باز اور شکرا لیکر آیا
بادشاہ نے باز کو لیکر ہاتھ پر بٹھایا - لو دربار برخاست ہوا تیسرے پہر
کو اصطبل خاص کا داروغہ خاص گھوڑون کو مینہدی سے رنگ رنگا

رنگ برنگ کی اُن پر نقاشی کر سونے روپے کے ساز لگا کر جھروکون کے نیچے لایا - بادشاہ نے گھوڑون کا ملاحظہ کیا - دارو غہ کو انعام دیکر رخصت کیا -

دوالی

لو آج پہلا دیا ہے - دیکھو محل مین سب کی آمدورفت بند ہو گئی سقنیان - دہوبنین - مالنین - کہاریان - حلالخوریان تین دن تک محل کے باہر نہ نکلنے پائین گی - اور نہ کوئی ثابت ترکاریان محل مین آنے پائین گی - بینگن - مولی - کدو گاجر وغیرہ اگر کسی نے منگائی بھی تو باہر سے ترشی ہوئی آئی - اس لئے کہ کوئی جادو نکرے - تیئے دیئے کو دیکھو آج بادشاہ سونے چاندی مین تلین گے - ایک بڑی سی ترازو کھڑی ہوئی - ایک طرف پلڑے مین بادشاہ بیٹھے - دوسری طرف چاندی سونا وغیرہ بادشاہ کے برابر تول کے محتاجون کو بانٹ دیا - ایک بھینسا - کالا کمبل - کڑوا تیل - ست نجا - سونا - چاندی نقد وغیرہ بادشاہ پر سے تصدّق ہوا - قلعہ کی برجون کی روشنی کا حکم ہوا کھیلین - بتاشے - کھانڈ اور مٹی کے کھلونے ہٹڑیان اور ہاتھی مٹی کے اور گنون کی پھاندیان - نیبو - کہاریان سر پر رکھے جھولنیان

اُن کے ساتھ ساتھ گھر گھر بانٹتی پھرتی ہین - رات کو بٹیون کے ہاتھی بٹیون کی ہٹریان کھیلون بتاشون سے بھری گئین - اُن کے آگے روشنی ہوئی - نوبت - روشن چوکی - اور باجہ بجنے لگا - چارون کونون مین ایک ایک گنا کھڑا کیا - ٹیٹون مین ڈورے ڈال کر اُن مین لٹکادے صبح کو وہ گنّے اور نیبو حلال خوری کو دیدیے - رتھ بان بیلون کو بنا سنوار - پاؤن مین مہندی لگا رنگ برنگ کی اُس پر نقاشی کر سینگون پر قلعی اور سنگوٹیان ہاتھون پر کارچوبی پٹے اور سنکھ - گلون مین گھنگرو اور پر کارچوبی باناتی جھولین پڑی ہوئین - چھم چھم کرتے چلے آتے ہین - بیلون کو دکھا انعام اکرام لے اپنے کارخانون مین آئے دوالی ہوچکی

ہولی

دیکھو! ہولی مین جتنے سانگ شہر مین ہین سب بادشاہ کے جھروکون کے نیچے آئے - انعام لیکر رخصت ہوئے -

جھروکون کا زنانہ

دیکھو! بادشاہی جھروکون کے نیچے باغ ہے باغ کے نیچے دریا بہتا ہے دریا کے کنارے خیمے کھڑے ہین - بیچ مین کشتیان چھوٹی کشتیان

ہیں بھی پیچھے پڑے سڑنا نے کو حکم ہوا۔ دور دور تک بیٹھی بیٹیاں پھرے لگ گئے کنجڑی کنجڑیں بھی منگائی گئے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں اور عورتوں نے دکانیں لگائیں۔ تھوڑی دیر میں آ آ کر شاہزادے اور شاہزادیاں بیگمیں۔ نوکلے کے سلاطین اور اُن کی بیگماتیں خیموں میں آکر جمع ہوئیں۔ ایلو وہ بادشاہ کی سواری آئی دیکھنا کہاریاں کیسا بے تکان ہوادار کندھوں پر لئے چلی آتی ہیں۔ ساتھ ساتھ خوجے مورچھل کرتے جھنڈا ہاتھ میں لئے اور حبشنیاں۔ ترکنیاں وغیرہ چلی آتی ہیں وہ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو۔ ایلو سب کھڑے ہو گئے مجرا کیا۔ بادشاہ جہاں نما میں آکے بیٹھے۔ باغ لوٹنے کا حکم دیا۔

اہاہا! دیکھنا کیا سر پر پاؤں رکھ کے دوڑیں جیسے ٹڈی دل اُمنڈ کر آتا ہے۔ دم بھر میں سارے باغ کو نوچ کھسوٹ ڈالا۔ کسی نے نیبو کھٹوں کی جھولیاں بھر لیں۔ کوئی کیلے کی گیل پکڑے کھڑی ہے ایک ایک کو کھڑی چنتی ہے۔ اچھی بوا آئیو۔ یہ نگوڑی شیطان کی آنت تڑوائیو۔ بھلا اُس لتس اور لوٹم لاٹ میں کون کسی کی سنتا ہے؟۔

کوئی آموں کے درختوں پر پتھر میں مار رہی ہے۔ کوئی چنا کو سروتوں سے میٹھی گنے کاٹ رہی ہے۔ لونڈیاں باندیاں جو ذرا

دل جلی تھیں ۔ چھپ چھپ درختوں پر چڑھ گئیں لوٹ لوٹ کر دہین
بکھر بکھر کھانے لگیں ۔

اہاہا! دیکھنا کوئی لونگ سے نیچے گر پڑی ۔ کسی کے کانٹا کسی کے
کنکر چبھ گئی ۔ جیون جیون نیچی ہو رہی ہیں ۔ سوتی جھلسا تھا اس باغ کو
سمجھ سر منڈی کے تو کچھ بھی ہاتھ نہ آیا ۔ مفت میں لہو لہان ہو گئی ۔
لو باغ لٹ چکا ۔

دیکھو! لیمو نارنگی انار کٹھون وغیرہ کی جھولیاں بھرے ۔ ہاتھوں
میں گئے لئے خوش ہوتی گرتی پڑتی چلی آتی ہیں ۔ کوئی بیچاری جو خالی
ہاتھ ہے تو کیا خفت کے مارے کتراتی کنیاتی آنکھ چرائے خفیف
خفیف اپنا سا منہ لئے چلی آتی ہے ۔ سب اُس کو چھیڑتی نکو بناتی چلی
آتی ہیں ۔ بی خفیف ۔ دیکھو ہم یہ جھولیاں بھر بھر کر لائے ۔ لو ہم سے
لے لو ۔ تم اپنے جی میں نہ کڑھو وہ کہتی ہیں ۔ بوا تمہارا تم ہی کو مبارک رہے
کہاڑ میں پڑو ۔ کیا موئی چار کوڑی کی چیز کے لئے اپنا منہ ہاتھ کانٹوں
سے نچواتی ۔ اپنی ایڑی چوٹی پر سے صدقے کروں ۔ ایسی کیا نعمت
کی ماں کا کلیجا تھا ۔ اہاہا! سچ کہتی ہو ۔ تمہاری خفت ہماری سر آنکھوں پر
اچھی یہ بتاؤ پھر تم گئیں کیوں تھیں ؟ ایک ایک کا منہ تکنے ۔ بوا

تمھاری وہی لومڑی کی کہاوت ہے۔ انگور کے درخت کے نیچے آئی۔ خوشے لٹکے ہوئے دیکھکر بہت للچائی۔ بہت سی اُچھلی کودی جب کچھ نہ ہاتھ آیا یہ کہتی چلی گئی ابھی کچے ہین کون دانت کھٹے کرے۔

تو اب خیمون مین آکر ناچ رنگ دیکھنے لگین۔ ناؤن مین بیٹھکر دریا کی سیر کرنے لگین۔ دریا کے کنارے آپس مین چھینٹم چھانٹا لڑنے لگین دیکھو کسی کا پاؤن کیچڑ مین پھسل گیا۔ ساری لت پت ہو گئی۔ کوئی دلدل مین پھنس گئی۔ ان پر کیسے قہقہے پڑ رہے ہین۔ وہ کھسیانی اور رنکھی ہو ہو کر ایک ایک کو کھینچتی اور پکارتی ہین۔ اے بی اکّی! اے بی ڈھکی! اچھی ادھر آئیو۔ ذرا ہمین اس کیچڑ مین سے نکالیو۔ کوئی تو جان بوجھکر آنا کانی دیتی ہے۔ کوئی کہتی ہے بوا تیکی پڑے تمھارے ڈھنگون پر اچھی کیچڑ مین کیون جا پھنسین۔ الله رے تمھارا موٹا دیدہ! دلدل مین جا کودین سچ مچ دریا کو دیکھکر آنکھین پھٹ گئین یا دیدے پتھرا گئے۔

غرض خوب سی بولیان ٹھولیان مار کر اُن کو نکالا۔ تو اب پچھلے کا وقت آیا بادشاہ کو گلابی پوشاک پہنائی اور سب نے سر سے پاؤن تک گلابی کپڑے پہنے جدھر دیکھو گلابی پوش دکھائی دیتے ہین دریا کے کنارے گویا گلابی باغ کھل گیا سب سلاطینون کے گلابی کپڑے گلابی پگڑیان۔ کنٹھ ہون پر بندوقین گلے مین پر تلے۔ کمر مین تلوارین

ہین۔کوئی صوبہ دار۔جمعدار۔دفعدار۔نشان بردار۔کوئی تاشے باجے والا۔کوئی نقیب بنکر اپنی پلٹن جمائے کھڑے ہین اوہو! وہ چاندی کا پنکھا مہتاب باغ مین سے اُٹھ کر دہوم سے آیا۔سلاطینون کی پلٹن نے سلامی اُتار پنکھے کے آگے ہوئی اُس کے پیچھے تاشے باجے اور روشن چوکی والیان چلین۔ان کے پیچھے ہوادار مین بادشاہ اور شاہزادے شاہزادیان۔سلاطینون کی بیگماتین۔تخت کے اردگرد پنکھے کے ساتھ چلین درگاہ مین جا کے پنکھا چڑھا دیا۔

بادشاہ اپنی بیٹھک مین آئے اور سب اپنے اپنے گھر گئے۔

باغ کا زنانہ

بادشاہ کے موتی محل کے آگے ایک بہت بڑا باغ ہے حیات بخش اُس کا نام ہے۔بیچون بیچ مین ساٹھ گز سے ساٹھ گز چوکور حوض ہے۔حوض مین جل محل ہے۔شمال اور جنوب کو آمنے سامنے ساون بھادون دو مکان سر سے پاؤن تک

سنگ مرمر کے ہین۔ اُن کے بیچ مین چھوٹے چھوٹے حوض ہین
حوض مین پانی کی چادرین گرتی ہین۔ چارون طرف لال پتھر کی
بڑی بڑی چار نہرین ہین۔ اُن مین پانی جاری ہے۔ نہرون کے
گرد لال پتھر کی گلکاری کی کیاریان۔ کیاریون مین۔ گیندا۔ گل مہندی
گل نورنگ۔ شبّو۔ زنبق۔ گل طرّہ۔ سورج مکھی وغیرہ کھل رہا ہے
موتیا۔ چنبیلی۔ جوہی۔ رائے بیل۔ گلاب۔ سیوتی۔ مدمالتی۔
مولسری کے پھولون سے سارا باغ مہک رہا ہے۔ بلبل چہک
رہی ہے۔ سبزہ لہک رہا ہے۔ دیکھو آم۔ شہد کوزہ[*]۔ بتاشہ
بادشاہ پسند۔ محمد شاہی لڈو وغیرہ۔ اور انار۔ امرود۔ جامن
رنگترہ۔ نارنگی۔ چکوترہ۔ کھٹا۔ نیبو۔ انجیر۔ شہتوت۔ بیدانہ
فالسہ۔ کھرنی۔ آڑو۔ شفتالو۔ آلوچہ۔ سیب۔ انگور۔ ناشپاتی
کمرک۔ بیری۔ کٹھل۔ بڑھل۔ پاکھل۔ کرونده۔ وغیرہ کے درخت
پھل پھولون مین لدے ہوئے جھوم رہے ہین۔ مینہ کا جھمکا
لگ رہا ہے۔ مور جھنگار رہے ہین۔ پپیہا پیہو پیہو کر رہا ہے
کویل کوک رہی۔ ایسوده باغ کا نظارہ ہوا اور حکم ہوا کہ سر
سے پاؤن تک سب لال جوڑے پہنکر آئین۔ دیکھو سب نے

[*] آم کا نام ہے۔

لال جوڑے رنگوائے - ہارا ہار کرکے اُن پر مصالحہ (گوٹہ کناری) ٹکوائے - باغ
مین خیمے کھڑے ہوئے - حوض کے گرد لکڑیون کی پاڑین بندھین
اُن پر فرش ہوا - ایک طرف بادشاہ کی جہان نما (خیمہ وخرگاہ) کھڑی ہوئی - حوض
مین نواڑے[۱] چھوٹے دوکانین لگین - مالنین - پنواڑنین - اور ترکاری
میوے - گوٹہ - کناری - کپڑے والیان قرینے سے
بیٹھی ہین - بڑے والیان بڑے اور پوریان پھلکیان تل رہی
ہین - کبابنین کباب لگا رہی ہین - دہی بڑے والیان دہی
بڑے بیچتی پھرتی ہین - بساطی اور سادہ کارون کے لڑکے
طرح طرح کا اسباب اور انگوٹھیان چھلے لیے بیٹھے ہین حلوائیون
کے چھوکرے پوریان کچوریان مٹھائیان بیچ رہے ہین -

اہا ہا! ذرا بچھیرہ پلٹنون کو تو دیکھو - کیا چھوٹے چھوٹے
لڑکے تلنگون اور نجیبون کی سی وردیان پہنے بندوق توسدان
لگائے - قطار باندھے برابر قدم سے قدم ملائے چلے آتے
ہین - ایلو وہ مٹکنا سی توپین ننھے ننھے گولنداز - نیلی وردیان
پہنے - توپین کھینچے لیے آتے ہین جابجا بچھیرہ پلٹنون کے پہرے
لگ گئے - توپین الگ ایک جا لیے کھڑی ہو گئین - تو باغ
کی تیاری ہو چکی - اب بیگماتین اور شاہزادیان آنی شروع

۱؎ چھوٹی کشتیان - ڈونگے ۱۱

ہوئین - لال لال چوچہاتے جوڑے جھجھاتے پہنے ہوئے سونے
مین پیلی موتیون مین سفید چھم چھم کرتی چلی آتی ہین - ساتھ
ساتھ انّا مغلانیان - مانی - دوا - چھوچھو - ہیّا - نوکرین - چاکرین
لونڈیان - باندیان - ہاتھون چھاؤن اللہ - بسم اللہ کرتی صدقے
قربان ہوتی چلی آتی ہین - دیکھنا بلائون - صدقے گئی
واری گئی - بیچ بیچ مین چلو - سفید چادر اوڑھ لو - اِن چھتے
مین چوٹی والا رہتا ہے - اور رسّی کا بھی ڈر ہے - دور پار شیطان
کے کان بہرے - کسی کا کہین سایہ جھپیٹا نہ ہوجائے - تو یہ بوڑھا
چونڈا کورے استرے سے مُنڈ جائے - جو کسی نے بناؤ کو ٹوکا
تو قہر آگیا - انّا - مانی - دوا - پنجے جھاڑ کے اُس کے پیچھے جھپٹ
گئین جُف تمہاری نظر - تمہارے دیدون - رائی نون - دیکھو
تمہاری ایڑی مین گو لگا ہوا ہے - اچھی دیکھیو اس کلجبی نے ایسا
ہونسا مجھے تو آج اپنی بچی کا پنڈا کچھ پھیکا پھیکا دکھائی دیتا ہے
ذرا اُس کلھیاری کے پاؤن تلے کی مٹی چولھے مین جلائیو -
دیکھو اب باغ مین چارون طرف گانا بجانا اور آپس مین
ہمجولیان ملکر جھولون اور ہنڈولون مین جھول رہی ہین ایک
ایک پر بولیان ٹھٹھولیان - مار رہی ہین - آج تو اِن لال جوڑے

پر چوٹ ہے - پھوٹ بوا تم کو کون سنہری جوڑے کو کالی
گوٹ لگا کلیجی پھیپڑا کر دیا - واہ - اچھی یہ برا معلوم ہوتا ہے
خاک تمہاری ارواح - اچھی تمہین کیا نہین سوجھتا - دشمنون
کے دیدے پٹم ہو گئے - ایلو ٹاٹ کی انگیا مونجھ کا بخیہ
در گور تمہاری صورت یہ مواصدقے کا دوپٹہ اس پر یہ
بھاری مصالحہ - اہا ہا! کوے کی چونچ مین انار کی کلی - اس
کلوٹی شکل پر یہ لال جوڑا کیا کھلتا ہے - بی تمہاری وہی
کہاوت ہے کہ آ بوا لڑین لڑے ہماری بلا - بلا لیجائے
تمہین چلا - چلو ہونے لگی - ذرا سی بات تم سے پوچھی
تھی - تم تو بھاڑ کا کانٹا ہو گئین - دیکھنا ہر دولی پاؤن کھار
آئین بیوی نو بہار - اچھی مین کہتی ہون تمہارا کیون ہدڑا
گیا ہے - آدمی کدھر آڑے گئے جو اکیلی پاینچے پھڑکاتی پھرتی
ہو - اوہو ہو - اچھی تمہین ہماری جان کی قسم - ہمارا جلوا
کھائے - ہمین کو ہے سہے کر سکے پیٹے جو اس بڑھیل کی
کو نہ دیکھے - سر گالا منہ بالا - سینگ کٹا بچھڑون مین ملین - منہ
مین دانت نہ پیٹ مین آنت - لال جوڑا مٹکائے کیا ٹھسے
بیٹھی ہین - ایلو! یہ اور قہر توڑا کہ پوپلے منہ مین مسی کی دھڑی

اور سوکھے ہاتھون مین منہدی بھی لگی ہوئی ہے -

اچھی یہ لال کپڑے تو خیر بادشاہ کا حکم ہے - مگر کمبخت
یہ منہدی اور مسّی کی دھڑی جمائے بغیر کیا ان کی سرتی نہ تھی
دیکھو لونڈیون پر غصہ ہو رہا ہے - اری گل بہار - نو بہار -
سبزہ بہار - چنپا - چنبیلی - گل چمن - نرگس - مان کنور
انند کنور - چنچل کنور - مبارک قدم - نیک قدم - کدھر اُٹھ گئین
ایلو! وہ باغ مین کدکڑے لگاتی پھرتی ہین - سگڈے مارتی
پھرتی ہین - بھلاری علامہ دھر - قطامہ - چڑیل - مالزادی
قحبہ بچی - سر مونڈی - ناک کاٹی - ایسی شتر بے مہار ہو گئین
ایسا دیدے کا ڈر نکل گیا - سب کو ازار مین ڈال کر پہن لیا -
کام کاج پر دیدہ ہی نہین لگتا - ایک جائے پاؤن ہی نہین
ٹکتا - جلے پاؤن کی بلی کی طرح نچلی ہی نہین بیٹھین - سارے
باغ کے چاوے لیتی پھرتی ہین - مین لہو کے گھونٹ بیٹھی گھونٹ
رہی ہون - کیسے تکلے کے سے بل نکالتی ہون - کوئی دن کو یاد کرو
بچون کو شور ہل رہا ہے -

بوا تم بھی کیا منتی ہو - خدا ذرا سی بات پر ٹسوے بہاتی
ہو - ایسی کیا انوکھی سا جرج - جانِ آدم - نعمت کی مان کا کلیجہ

چیل کا موت۔ عنقا چیز تھی جو تم ایسی بلک گئین۔ چھوٹی بہن تھی اگر اُس نے لیا تو کیا ہوا۔ آؤ مین تمھین اور منگادونگی اچھی دیکھتی ہو اس فتنی کو کیا شیطان چڑہا ہے کیسے دہیئے مچار کھے ہین۔ اپنا لہو پانی ایک کئے ڈالتی ہے کسی عنوان نہین بہلتی۔ ارے کاکا! ارے فلان قلی! جا ہیو بیوی کے لئے یہ چیز لائیو۔ بیگم صاحب مین ابھی دیکھکر آیا ہون کسی دکان پر نہین ہے۔ ایسا کیا بازار مین اوڑا پڑ گیا یہ حرامی تکا۔ مادر بخطا۔ کام چور نوالہ حاضر مین سے بیٹھا بھیگی بلی بتا رہا ہے۔ ٹالم ٹولے کرتا ہے۔ اری یاقوت اری زہرہ تو جا کر جہان سے ملے ابھی ڈھونڈ کے لے کر آ۔ ایلو یہ موا غارتی کہین سے یہ موٹے موٹے مچنگر موئے چکونڈرے اپنے نگلنے اور ٹھوسنے کو اٹھا لایا۔ یہ تم ہی بیٹھکر ٹھورو۔ کھانے کو بسم اللہ۔ کام کو نعوذ باللہ۔ یہ ہمارے نمک کا اثر ہے ان کی کیا خطا ہے؟ چلو اب تو نہ روٹھو آؤ مَن جاؤ غصے کو تھوک دو۔ بہت چوچلے نہ بگھارو۔ مجھے یہ نکتوڑے نہین بہاتے۔ آپس مین بیرا پھیری کسو گتا نہین کرتے۔ ایک تو کی روٹی کیا چھوٹی کیا موٹی۔ مجھے تو دونون آنکھین برابر ہین تم کیا جنت مین لیجاؤگے

وہ کیا مجھے دِوِنج دکھائے گی۔ چلو نہین سنتی نہ منو۔ جوتی کی نوک سے تم روٹے ہم چھوٹے۔ ایلو وہ چھوٹی بہن کیا کہہ رہی ہے۔ ہم بھی چلے کو جلا ئین گے۔ نون مرچین لگا ئین گے۔

لو اب دو گھڑی دن باقی رہا حضور کی آمد آمد کی خبر ہوئی۔ وہ جسولنی نے آواز دی۔ خبردار ہو۔ سواری آئی۔ دیکھو بادشاہ کی بھی لال پوشاک ہے۔ لال ہی رنگے ہوئے ہما کے پرون کے مورچھل ہین۔ بجھیرد پلٹنون نے سلامی آتاری۔ چھوٹی چھوٹی توپین دغنے لگین۔ سب حوض پر آبیٹھین۔

بادشاہ اپنی جہان نما مین آئے۔ سروقد کھڑے ہو کر سب نے آداب مجرا کیا۔ دیکھو حوض کے گرد گویا گل لالہ کھل گیا ایلو وہ باغ لوٹنے کا حکم ہوا۔

اہا ہا! دیکھنا کیسی بے تحاشا گرتی پڑتی تو مجھیر مین تجھیر دوڑ مین کوئی جھپیٹ مین آکر گر پڑی۔ دیکھو! انا دوا کیسی بھپیڑا جلاتی بلبلاتی دوڑ مین جھٹ جھاڑ پونچھ کے اٹھالیا۔ ایک لوٹا پانی کا اس جا سے چھڑک دیا۔ لاکھون فضیحتے کھڑی کر رہی ہین۔ تجھ گرانے والی کو جہان اُس کی دائی نے ہاتھ دھوئے قربان کرون۔ ایسی نخرمست ہوگئین۔ آنکھون پر چربی چھاگئی۔ ہے ہے یہ کیا الٹا زمانہ آگیا۔ نیٹیز

دبین روڑے اچھلے ۔ نہین بی دوا میرے چوٹ ووٹ کہین نہین
لگی ۔ تم ناحق اتنے پھپڑ دلاسے مچاتی ہو ۔ کہیل مین شاہ وگدا برابر
ہے دیکھو ادرختون کو بلا کی طرح جاکر لپٹ گئین ۔ پہل پہول پتون
تک نوچ کھسوٹ ڈالے ۔ بیویان جھولی پہیلائے نیچے کہڑی
ہین ۔ لونڈیان باندیان اوپر سے توڑ توڑ کر ان کی گودی مین ڈالتی
جاتی ہین ۔ کوئی کہتی ہے اچھی میری دردانہ دلشاد مجھے وہ رنگترہ
توڑ دے ۔ کوئی کہتی ہے اچھی میری اچپل تو مجھے وہ بڑا سا
کھٹا توڑ دے ۔ مین تجھے ایک روپیہ دون گی ۔ ایلو ایک جو آ ہین
انھین کچھہ نہ ملا تو وہ کسی کی گودی کسی کے ہاتھہ مین سے اُچک
لے گئین ۔ یہ منہ تکتی کی تکتی رہ گئین ۔ بولی چورون پر مور پڑے
اپنے کچھہ ہاتھہ نہ آیا تو خفت اتارنے کو اورون کا لوٹ لیا ۔ اب یہہ
سرخرو چونڈا ایمان بھونڈا سب مین بٹھیکر شیخیان بگھارین گی
ہم بھی لوٹ لائے ۔ مین بھی کوس کوس کے ڈہیر کردون گی ۔ آئی
چھریان ۔ کٹا دن ۔ انتی سار ۔ زہر مار ہووے ۔

لو اب شام ہوئی ۔ دونو وقت ملتے ہین ۔ جھٹ پٹا ہو گیا ۔
بس صاحبو چلو چاندنے کہیت کیا ۔ چاندنی چٹکی ۔ چاند کی بہار لوٹو
دیکھو اب حوض اور نہر کی پٹریون پر بیٹھین چاندنی منا رہی

ہین - نواڑون مین مٹھی حوض مین پھر رہی ہین - سفید سفید پھولون
کے کنٹھے گلے مین - کانون مین پھولون کی بالیان - لال لال کپڑون
پر عجب بہار دکھا رہی ہین - کہین ڈھولکی بج رہی ہے - گانا ہو رہا
ہے - کہین دس گھرا پچیسی - قصے - کہانیان - پہیلیان - مکریان
ہو رہی ہین - دس بیس ملکر کھڑی ہوگیین - آؤ بھی آنکھ مچولی
کھیلین - قطار باندہ کے ایک نے سامنے کھڑے ہوکر کہنا
شروع کیا - اٹنگ بٹنگ طوطی زبر تنگ - مائی جی کا تھان -
کھیلے چوغان ہریا ہر بس یہ نو یہ دس جس کے نام پر دس آتا گیا
اُس کو نکالتی گئی - اخیر مین جس کے نام پر دس آیا - وہ چور بنی ایک
بڑی بوڑہی کو بیچ مین دائی بنا کر بٹھا دیا - دائی نے چور کی آنکھین
بھینچین اور سب نے کہا تمہاری گود مین کیا - چور نے کہا مٹر -
اُنھون نے کہا تمہاری آنکھین چٹر پٹر ہو وین جو تم آنکھین کھولو
یہ کہکر کونون کھترون مین جا چھپین - ایک نے آواز دی چور چھوٹے
دائی کی بلا ٹوٹے - دائی نے چور کی آنکھین کھولدین - چور ہکا بکا ادہر
اودھر دیکھتی پھرتی ہے ڈھونڈ بھال کے ایک آدہ کو پکڑا - وہ چھپ
بیٹھہ گئی - چور کو کہنے لگی ہٹو بھی یہ کیا سہی ہے - گاڑی بھر رستہ دو
چور نے رستہ دیا - اور نکل نکل کے بھاگین - چور اُن کے پیچھے دوڑی

کسی نے دوڑ کے دائی کو چھو لیا - اور کہا دائی دائی - تیرے ساتون بھائی - دوڑنے مین کوئی چور کے ہاتھ لگ گئی - یا ذرا سا چور کا ہاتھ بھی کسی کو لگ گیا - یا سات دفعہ سے کوئی زیادہ بیٹھی - تو اب یہ چور بنی اور جو سات دفعہ چور بنی اس کا ایک ہاتھ ٹخنے سے ملا کر آدھے دوپٹے سے باندھا - آدھا دوپٹہ ہاتھ مین پکڑے سارے مین لئے گھتی پھرتی ہین - ہارین ساتون لینڈ بہارین جب اُس نے تھک کر ناچار اقرار کیا - ہان بھئی ہماری - جب اُس کی ٹانگ کھولی سات دن تک اسی طرح روز نئے سج دھج - انوکھے کھیل نرالی باتین ہوتی رہین -

آٹھوین جمعرات کو پنکھے کی تیاری ہوئی - وہ بھاری بھاری تلوان نئی نئی ٹکمن کے لال لال جوڑے - سونے کے سچے جڑاؤ اور موتیون کے گہنے پہنے - نک سے سک بناو سنگار کئے سارے شہر کی عورتین امنڈ آئین - باغ گونا گون ہو گیا - دیکھنے والے اش اش کرتے ہین طوطیان ہاتھ پسارتی ہین -

تو اب چار گھڑی دن باقی رہا چاندنی چوک کے باغ سے پنکھا اٹھا -

دیکھو ہاتھی پر سونے کا پنکھا نیچے سچے موتیون کی جھالر

اُس مین سچے آویزے - اوپر سونے کا مور - اُس کے پیٹ مین گلاب کیوڑا بھرا ہوا - پنجون مین سے نکل نکل کے سب کو معطر کرتا جاتا ہے آگے آگے پھولون کی چھڑیان نفیری بجتی ہوئی - ہزارے چھوٹتے ہوئے - سپاہیون کے تمن باجا بجاتے ہوئے - پیچھے سلاطین اور امیر امرا ہاتھیون پر سوار - دوطرفہ آدمیون کی بھیڑ بھاڑ - اِس دہوم دھام سے باغ کے دروازے پر پنکھا پہنچا - سب لوگ باہر ٹھہر گئے سلاطین پنکھا لے کر اندر آئے - بادشاہ سوار ہوئے - چھوٹی چھوٹی توپین ننھے گولنداز دہنادھن چھوڑنے لگے - پھیرہ پلٹنین سلامی اتار آگے ہوئین - اُن کے پیچھے تاشے باجے روشن چوکی والیان - تاشہ ڈہول - جھانجھ - طبلہ - نفیری - بجاتی چلین - اُن کے پیچھے سلاطین پنکھا لئے ہوئے - پنکھے کے پیچھے بادشاہ ہوادارین سوار خوجے مور چھل کرتے حبشنیان - ترکنیان - قلماقنیان اردابیگنیان ہٹو بچو کرتی - جسولنیان خبرداری پکارتی - شاہزادے تخت کا پایہ پکڑے - شاہزادیان - سلاطینون کی بیگماتین نوکرین - چاکرین - لونڈیان - باندیان - شہر کی عورتین پیچھے ساتھ ساتھ چلین - اِس وقت کی بہار دیکھو کبھی میٹھی پھوار پڑتی ہے

کبھی پھُنیاں پھُنیاں برسنے لگتا ہے - آسمان پر کالی گھٹا گھنگور گھمنڈ
رہی ہے - زمین پر دیکھو تو لال گھٹا کس طور امنڈ رہی ہے - ادھر
بادل کی گرج - بجلی کی چمک - ادہر گوٹے کی جھمک جواہر کی دمک
سے انکھون مین چکاچوندی آتی ہے - نقیب جی کی آواز قہر
ڈہاتی ہے - محل مین گلیون مین عورتون کے غٹ کے غٹ چلے
آتے ہین - کوٹھون پر ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے ہین کہین
تل دہرنے کو جائے نہین - تھالی پھیکو تو سر ہی پر گرے
جدھر نگاہ اٹھا کر دیکھو - ایک چھت - بیر بہٹیان سی دکھائی
دیتی ہین اس تجمل اور کروفر سے درگاہ مین شام کو پنکھا
چڑھا کر پھر سب باغ مین آئے - روشنی کی تیاری ہوئی -
حوض کے چوگرد نہر کی پٹڑیون پر دو رستہ بانسون کے ٹھاٹھر
مین لال لال کنول - ان مین دغدغے روشن ہوئے چارون
طرف سے آگ سی لگ گئی - نواڑون مین روشنی جیسے جھلاو
حوض مین پھر رہے ہین - درختون مین قمقمے جگنو کی طرح چمک
رہے ہین - کہین ہین بادشاہزادی کا سانگ بن رہا ہے -
کہین ناچ رنگ ہو رہا ہے -

رات اسی سیر و تماشے مین گزری - صبح کو سب

گھر گئے۔ لو میلہ ہو چکا۔

پھول والون کی سیر

دلی سے سات کوس جنوب کی طرف مہرولی ایک گاؤن ہے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے اس سبب سے یہ گاؤن خواجہ صاحب یا قطب صاحب کر کے مشہور ہے بادشاہون کے بڑے بڑے نامی مکان بنائے ہوئے یہان موجود ہین اور امیرون نے بھی سیر کے واسطے یہان مکان بنائے ہین۔ برسات مین یہان عجب کیفیت ہوتی ہے اکبر شاہ بادشاہ ثانی کو یہان کی آب و ہوا موافق تھی اور سیر بہت پسند تھی۔ اس سبب سے برسات کے موسم مین یہان آکر رہتے تھے جس زمانے مین مرزا جہانگیر اکبر شاہ کے چاہیتے بیٹے نظر بند ہو کے الہ آباد بھیجے گئے تھے تو نواب ممتاز محل ان کی والدہ نے یہ منت مانی تھی کہ مرزا جہانگیر چھٹ کر آئین گے تو حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر پھولون کا چھپر کھٹ اور غلاف بڑی دہوم دہام سے چڑہاؤن گی۔

جب مرزا جہانگیر چھٹ کر آئے تو اُن کی والدہ نے اپنی منّت پوری کی - غلاف اور پھولوں کا چھپر کھٹ اور چھپر کھٹ میں پھول والوں نے اپنا ایجاد ایک پھولوں کا پنکھا بھی بنا کر ٹنکا دیا تھا - حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر چڑہایا اور بہت سا کھانا دانا فقیروں کو لٹایا - بادشاہ کی خوشی کے سبب سے سارے قلعہ کے لوگ اور شہر کی خلقت جمع ہو گئی - گویا ایک بڑا بھاری میلہ ہو گیا اکبر بادشاہ کو یہ میلہ بہت پسند آیا - ہر برس ساون کے مہینے میں مقرر کر دیا - دو سو روپے پھول والوں کو پنکھے کی تیاری اور انعام کے جیب خاص سے ملتے تھے اور ہر برس یہ میلہ ہوتا تھا - بلکہ اب بھی ہوتا ہے - جس کا جی چاہے دیکھ لے - دیکھو مہینوں پہلے بادشاہ کے ہاں پنکھے کی تیاریاں ہو رہی ہیں رنگ برنگ کے جوڑے طرح طرح کے اُن پر مصالحے ٹک رہے ہیں - فراش - سپاہی اور سب کارخانوں کے لوگ خواجہ صاحب روانہ ہوئے دیوان خاص بادشاہی محل جھاڑ جھوڑ فرش فروش - چلون - پردے لگا آراستہ کیا -

ایک دن پہلے محل کا تانتا سواریاں روانہ ہوا - خاصگی رتھوں میں توڑے دار عزت دار۱۲ رین - تصرفی میں سب کارخانے والیاں نوکر ین چاکرین

لونڈیان باندیان ہین ۔فوجے سپاہی ساتھ ساتھ چلے جاتے ہین خمریان رتھون کے ساتھ ساتھ دیکھو کیسی دوڑتی اور مانگتی جاتی ہین ۔

اللہ خیرین ہی خیرین رہین گی ۔تیرے من کی مرادین ملین گی ملین گی تجھے حق نے دیا ہے دیا ہے تیرے بٹوے مین پیسہ دھرا ہے دہرا ہے ۔تجھے موئے نوازے دیجا دیجا

دوسرے دن صبح کو بادشاہ سوار ہوئے چڑھی بڑھی بیگماتین اور شاہزادے نالکی اور عماریون مین ساتھ ہوئے ۔شہر کے باہر سواری آئی ۔جلوس ٹھہر گیا ۔سلامی اتار قلعہ کو رخصت ہوا ۔چھٹری سواری ہوادار یا سایہ دار تخت یا چھ گھوڑون کی بگھی مین خواجہ صاحب مین داخل ہوئے ۔

دیکھو سنہری بگھی اوپر نالکی نما بنگلہ ۔اوپر چھجہ ۔اُن پر سنہری کلسیان ہین ۔کوچبان لال لال باناتی کی کمریان ۔پھندنے دار گردان ٹوپیان کلا بتونی کام کی پہنے ہوئے ۔گھوڑون کی پیٹھ پر بیٹھے ہانکتے جاتے ہین ۔آگے آگے سانڈنی سوار ۔پیچھے سوارون کا رسالہ ۔آبدار جھنڈا لئے ۔چوبدار عصا لئے گھوڑون پر سوار بگھی کے ساتھہ ساتھہ اڑائے جاتے ہین ۔ایلو بادشاہی محل سے سے کر

تالاب اور جھرنہ اور امریون اور ناظر کے باغ تک زنانہ ہوگیا جابجا سراپچے کھنچ گئے - سپاہی اور خوجون کے پہرے لگ گئے - کیا مقدور غیر مرد کے نام کا پتہ بھی کہین دکھائی دے جائے محل کی جنگلی ڈیوڑہی سے بادشاہ ہوادار مین اور ملکہ زمانی تامجھام مین اور سب ساتھ سواری کے جھرنے پر آئے بادشاہ اور ملکہ زمانی بارہ دری مین بیٹھے - اور سب ادہر اودہر سیر کرنے لگین - کڑاھیان چڑہگیئن - پکوان ہونے لگے - امریون مین جھولے پڑگئے - سودے والیان آبیٹھین - دیکھو کوئی حوض اور نہر کی پٹریون پر للاک ملک پھرتی ہے - کوئی کھڑاؤن پہنے کھڑکھڑ کرتی ہے - کوئی آپس مین ہاتھ پکڑے ٹھمک چال چلی آتی ہے - کوئی امریون مین جھولے پر بیٹھی گاتی ہے - جھولا کن ڈالو ہے امریان - باگ اندھیرے تال کنارے - مورلا جھنگائے بادر کا سے برسن لاگین بوندین پھینیان پھینیان - جھولا کن ڈالو ہے امریان - سب سکھی مل گئین جھول جھلیان - جھولی جھولی ڈولین شوق رنگ سیان - جھولا کن ڈالو ہے امریان ؛

ایلو ایک گھڑی ایک کو ہلسا رہی ہے - اسکے بی زنانخی - اسے بی دشمن - اے بی جان من اچھی چادو پھسلنے پتھر پر سے پھسلین

وہ کہتی ہین بی ہوش مین آؤ اپنے حواسون سے صدقہ دو۔ اپنی عقل کے ناخون لو۔ کہین کسی کا ہاتھ منہ تڑوا دوگی۔ انا دوا سمجھانے لگین واری کیون بیویان نادشاہزادیان کہین پیڑون پر چڑھتی ہین۔ لونڈیون باندیون کو جھلواؤ۔ آپ سیر دیکھو۔ چلو بی مین تمہارے پہلا سیڑون مین نہین آتی۔ تم یون ہی بکھیڑ ولا لے کیا کرتی ہو۔ نہین نہین ہم تو آپ ہی جھولین گے۔ اچھا تم نہین مانتین تو دیکھو مین حضور سے جا کر عرض کرتی ہون۔ دیکھنا کیا کان دبا کے جھٹ چپکی ہو بیٹھین۔

وہ جھوم جھوم بادلون کا آنا اور بجلی کا کوندنا۔ مینھ کی چھم چھم پانی کا شور ہوا کی سائین سائین کوئل کی کوک پپیہے کی آواز۔ مور کی جھنکار گانے کی للکار عجب بہار دکھا رہی ہے۔ پہاڑون پر سبزہ لہلہا رہا ہے رنگین پیڑون سے لائونا فرمان کھل رہا ہے۔ مینھ سے رنگ کٹ کٹ کے رنگین پانی بہ رہا ہے۔ آم کا ٹپکا لگ رہا ہے جامنین پٹا پٹ گر رہی ہین۔ دیکھو کیسی دوڑ دوڑ کے اٹھا رہی ہین۔ لو شام ہوئی۔ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو بادشاہ سوار ہوئے۔ اب وہ سب کچھ چھپا چھپ سواری کے ساتھ ہو لین۔ نوکرین چاکرین گٹھری مٹھری سینت سنبھال پیچھے ہلو ہتو کرتی دوڑین۔

لو اب پندرہ دن تک اسی طرح روز جھرنے اور تالاب اور لاٹھ کا

زنانہ ہوگا۔ اسی سیر تماشے مین گذریگا۔

تین دن سیر کے باقی رہے۔ پھول والون نے بادشاہ کو
عرضی دی۔ دو سو روپیہ جیب خاص سے اُن کو پنکھے کی تیاری
کا مرحمت ہوا۔ تاریخ ٹھہر گئی۔ شہر مین نفیری بج گئی۔ جھبر نے
کا زنانہ موقوف ہوا۔

دیکھو اب شہر کی خلقت آنی شروع ہوئی جن کے مکان
تھے وہ تو اپنے مکانون مین آدھمکے اور مقدور والون نے
سو سو دو دو سو پچاس پچاس روپے کو تین دن کے لئے
کرایہ کو لے لئے۔ غریب غربا کو جہان جائے مل گئی وہین
بیچارے اتر پڑے۔ بعضے فاقہ مست لنگوٹی مین مست رہنے
والے عین دن کے دن روٹیان گھر سے پکوا۔ کپڑے بغل مین
مار پنکھا دیکھنے پہنچے۔ پنکھا درگاہ تک بھی نہ پہنچنے پایا کہ وہ
اپنے گھر کو چمپت بنے۔ او صاحب یہ بھی ہو لنگا کر سیدھی دن
مین مل گئے۔ جمعرات کے دن سارے شہر کے امیر غریب
دوکاندار ہزارہا ہزار ہی جمع ہوگئے۔ شہر سُنسان ہو گیا۔
یہان کی کیفیت دیکھو کسی مکان مین اجلے اجلے فرش۔ زربفتی
مسند تکیے۔ چاندی کے پلنگ۔ پاناتی پڑے۔ مہین مہین چلونین

پھولدار کٹہرے - منڈیان - دیوار گیریان - آئینے جھاڑ فانوس
لگے ہوئے ہین - تھمی تھمی ناچ ہو رہا ہے - دیگین کھڑک رہی ہین
بریانی - تجن - قورمہ پک رہا ہے - قہقہے چھچے اڑ رہے ہین کہین
خیمے ایک چوبے دوچوبے پنچوبے راوٹیان کھڑی ہین
آپس مین بیٹھے کھلے ٹھٹھے مذاق کر رہے ہین - ناچ رنگ ہو رہا
ہے - پراٹھے - دودھ - پھینیان اڑ رہی ہین - کہین پوری
کچوری - لڈو - برفی کی چکھوتیان ہو رہی ہین - کوئی دہی بڑون
کے چٹخارے لے رہا ہے - کوئی بیچارہ بیٹھا تندور کی آس
تک رہا ہے - کوئی جھرنے مین دھما دھم کود رہا ہے - کوئی پھسلنے
پتھر پر پھسل رہا ہے - کہین پہلوانون کے کمالے ہو رہے
ہین - کوئی امریون مین جھولے پر کھڑا پینگ چڑہا رہا ہے - سودے
والے آواز لگا رہے ہین - کالی ہی بھونرالی جامنین ہین نون
والی ہی سے نمکین - نون کے بتاشے لو! پال والا ہی سے لڈو ہے
جھرنے کا بتاشا ہی گول ہے اکیلا ہے مصری کا ٹکڑا ہین ہری ڈالی
کے سنگھاڑے ہین تالاؤ کے ہرے ڈودیا - چاٹ ہے نیبو کے رس
کی - دہی بڑے ہین مصالحے کے - سٹے کھڑے کٹورے بجا رہے ہین
کیا برف کی گھرچن ہے - پانچون کپڑے ہی سرد ہین - کوئی سبیل

پکار رہا ہے - پیاسون سبیل ہے مولی کے نام کی - کوئی کہتا ہے
تیرے پاس ہے تو دیجا نہین پی جا راہ مولیٰ - ککڑ والے حقہ پلاتے
پھرتے ہین - بہجھڑے دکانون پر چھلا دے مورے سائین گاتے
اور ناگنگے پھرتے ہین - نوٹنگی والے گا رہے ہین ہم پردیسی
یاد نے جورین کیو بسرام - بھور بھئے اٹھ جائین گے لپسے تہار دو
گام - ہم پردیسی رے کہ جا نبا ہم پردیسی رے - مداری کے
تماشے - یہان چہل بٹے ہو رہے ہین - شہدے امیرون
کے مکانون کے نیچے شور مچا رہے ہین - بینوا آزاد خمیرے (فرقہ)
رسول شاہی (فقیرون کا فرقہ) چار ابرو کی صفائی کئے ہوئے - اپنی اپنی صدا کہہ
رہے ہین - کچھ راہ خدا دیجا تیرا بھلا ہوگا - بھلا کر بھلا ہوگا
سودا کر نفع ہوگا - غنیمت جان لے بابا جو دم ہے اللہ ہی اللہ
ہے - کیا خوب سودا نقد ہے - اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے
رام رام کر رے پنچھی - یہ کایا نہین پاوے گا - کنکر چن چن محل بنایا
مورکھ (بیوقوف) کہے گھر میرا رے - نا گھر میرا نا گھر تیرا چڑیون رین بسیرا
رے - رام رام کر رے اچھے بندے یہ کایا نہین پاوے گا - ماٹی
اوڑھنا ماٹی بچھونا ماٹی کا سرہیانا رے - ماٹی کا کلبوت (قالب) بنا
اس مین کلب (قلب) سمایا رے - رام رام کر رے اچھے بندے یہ کایا

پھر نہین پاوے گا - کہین حسینی پرہیزین چادر بچھائے کھڑے کھڑے رہے ہین - عزیز و حق تعالے نے کبریا ہے - شرف جس نے پھیر کو دیا ہے -

لو اب تیسرا پہر ہوا - آدھر شاہزادون کی سواری - ادھر پنکھے کی تیاری ہونے لگی - شہر کے رئیس اور امیر و غریب اچھے اچھے رنگ برنگ کے کپڑے پہن کر سج دہج - نرالی انوٹ انوکھی وضع سے اپنے اپنے کمرون برآمدون چھجون کوٹھون چبوترون پر ہو بیٹھے -

ایلو! وہ پہلے آتشباز قلعی گر زردوزون کے پنکھے نفیری بجتی ہوئی امیرون کے مکانون کے نیچے ٹھہرتے ٹھیراتے انعام لیتے لواتے چلے آتے ہین -

اہا ہا! دیکھنا! وہ پھول والون کے پنکھے کس دہوم سے آئے کیا بہار کے پنکھے ہین - آگے آگے پھولون کی چھڑیان ہزارے چھوٹتے نفیرے والے کس مزے سے بھیرا پیا گیا ہے ہدیں مورے ہے چونری کون رنگا وے - بیر ساون آبورہی - نفیری مین گاتے ٹھٹکتے ٹھٹکاتے روپیے رولتے چلے آتے ہین - پیچھے شاہزادے ہاتھیون پر سوار - آگے سپاہیون

کی قطار تاشہ مرفہ بجاتے ہوئے پیچھے خواصی ہین مختار بیٹھے مورچھل کرتے ہوئے۔ نقیب چوبدار پکارتے ہوئے۔ صاحب عالم پناہ چلے آتے ہین۔ ان کے پیچھے اور امیر امرا کے ہاتھی چلے آتے ہین دیکھو رستے مین کیسے سے کھوا چھلتا ہے۔ آدمی پر آدمی گرتا ہے۔ کوٹھے چھجے مکان بوجھ کے مارے ٹوٹے پڑتے ہین۔ وہ میٹھی میٹھی پھوار۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور وہ نفیری کی بھینی بھینی آواز قہر توڑ رہی ہے۔ وہ سہانا سہانا جنگل اور وہ آدمیون کی بھیڑ بھاڑ کیا گلزار ہو رہا ہے۔ اس دھوم دھام سے شام کو بادشاہی محلون کے نیچے پہنچے آئے شاہزادے ہاتھی پر سے اتر کے اپنے گھرون پر آبیٹھے۔ اور سب پیدل ہوگئے۔ حضور جلوخانون مین اوپر بیٹھے ہین۔

اب نفیری والون کی سیر دیکھو کیسی جان توڑ توڑ کر نفیری بجا رہے ہین۔ خوجے اوپر سے چھناچھن ان کی جھولیون مین روپے پھینک رہے ہین۔ انعام لے کر رخصت ہوئے۔ پنکھے درگاہ مین جا کر چڑھا دیے رات بھر ناچ رنگ کی محفلین ہوئین۔ ڈھولک۔ ستار۔ طنبورہ۔ طبلہ۔ گھڑ گھڑا رہا۔ صبح کو سونے چاندی کے چھلے

انگوٹھیان - اکے - نونگے - پوتھون کے اپچھے - موتیون کے ہار انگوٹھیان - شیشون کے ہار - اور لال - سبز - زرد - اودے پچرنگے - سوت کے ڈورے - پنکھیان - پڑاٹھے - پنیر - کھوے یہان کی سوغاتین بے لو اچلنا شروع کیا - شام تک سب میلہ بھری ہوگیا -

بادشاہ ساری برسات یہین گزارین گے - سیر و شکار کل سلطنت کے کاروبار سرانجام ہوتے رہین گے -

دیکھو جو بیگماتین سیر مین نہین آئین انھون نے اپنے چھوڑون کو قلاقند - موتی پاگ - لڈو کی ہنڈیان آٹے سے منہ بند کرکے چھپیان لگا اور بٹوون مین اشرفیان روپے ڈال - چوبدارون اور خواصون کے ساتھ بھینگیون مین بھیجین سب نے پانچ پانچ - چار چار - دو دو روپے چوبدار اور خواصون کو انعام کے دیے - اور ان کے لئے سوغاتین یہان سے بھیجین لو صاحب پھول والون کی سیر ہو چکی -

بادشاہ کا جنازہ

قدیم سے یہ بات مشہور ہے کہ جو کوئی بادشاہ مرجاتا تھا تو اس کے مرنیکی

خبر مشہور نہین کرتے تھے۔ یہ کہدیتے تھے کہ آج گھی کا کپا لنڈہ گیا
ہولا ڈہلا کتا کر چپ چپاتے قلعہ کے تلائی دروازے سے اس کا
جنازہ دفن کرنے بھیجدیتے تھے۔ نوبت نقارے اُلٹے اور گھڑا ہیان
چوطھون پرسے اُتار دیتے تھے۔ سب رسمین خوشی کی موقوف
ہوجاتی تھین۔ دوسرے بادشاہ کے تخت پر بیٹھتے ہی شادیانے
بجنے لگے۔ سلامی کی توپین چلنے لگین۔ بعضے یہ بھی کہتے ہین کہ
بادشاہ کے جنازے کو تخت کے آگے لاکے رکھتے تھے۔
دوسرا بادشاہ جو کوئی ہوتا تھا اس کے منہ پر پاؤن رکھکر تخت
پر بیٹھتا تھا۔ اکبر بادشاہ کے وقت سے یہ رسم موقوف
ہوگئی تھی۔

ولیعہد کا جنازہ

دیکھو! نالکی مین جنازے کا صندوق ہے۔ سر سے پاؤن تک
تمامی نالکی پر چھتی ہوئی ہے۔ بیٹے پوتے امیر امرا نالکی کے ساتھ
ساتھ منہ پر رومال رکھے۔ آنکھون سے آنسو زار و قطار بہاتے ہوئے
غم کی حالت مین ادب سے چلے جاتے ہین۔ دیکھنے والون کے
دل بھرے آتے ہین۔ کلیجے منہ کو آتے ہین۔ آگے آگے خاصے
گھوڑے۔ سپاہیون کے تمن الٹی بندوقین کندھون پر رکھے

تاشہ ہرفہ آلما کئے پیچھے ہاتھی - ہاتھیون پر شیر مالین - روپے اٹھنیان - چونیان - دوانیان اور ٹکے خیرات کرتے ہوئے چلے آتے ہین - سارے شہر کی خلقت دیکھنے کو امنڈی چلی آتی ہے - عورت و مرد بے اختیار دھاڑین مار مار کر روتے ہین - جامع مسجد مین جنازہ آیا - حوض پر جنازے کی نالکی رکھی گئی ہزارون آدمی جمع ہو گئے - سب نے جنازے کی نماز پڑھی - وہان سے شہر کے باہر جنازہ آیا - سب جلوس رخصت ہوا خاص خاص لوگ جنازے کے ساتھ گئے - حضرت خواجہ صاحب کی درگاہ مین جنازہ دفن کیا شیر مالین - اٹھنیان چونیان دوانیان اور ٹکے محتاجون کو بانٹے خادمون کو روپے دیے فاتحہ پڑھی - قبر پر دو شالہ ڈالا - ایک حافظ قرآن شریف پڑھنے کو - ایک پہرہ حفاظت کو مقرر کر کے سب رخصت ہوئے - بادشاہ کے ہان سے برداشت اور حاضری کا معمول مرحمت ہوا -

پھول

دیکھو اور دوسرے یا تیسرے دن صبح کو پھولون کی تیاری ہوئی اچھے سے اچھا کھانا پک رہا ہے - ڈھیر سے الائچی دانے آئے -

سب لوگ جمع ہوئے - ایک ایک سیپارہ قرآن شریف کا
سب نے پڑھ کے سارا قرآن پورا کیا - الائچی دانون کے ایک ایک
دانے پر ملکے ستر ہزار دفعہ کلمہ پڑھا - پھر ختم ہوا قرآن شریف اور
کلمون کا ثواب مرحوم کی ارواح کو بخشا - الائچی دانے سب کو بٹ گئے
بہت سا کھانا اور جوڑہ دوشالہ اللہ کے نام دیا - اپنے اپنے مقدور
کے عزیز و اقربا ؤن نے حاضری کے روپے دیے - دسترخوان بچھا
سب نے کھانا کھایا - رخصت ہوئے -

اندر محل مین بادشاہ آئے - بہو - بیٹیون - داماد - بیٹیون
کو سوگ اتروانے کے دوشالے - بیویون کو رنڈسالے مرحمت
فرمائے - اس وقت کا کہرام دیکھو - کلیجا پھٹا جاتا ہے - بے اختیار
رونے کو جی چاہتا ہے - ہائے ان کی سب اُمیدین خاک مین مل
گئین - ساری حسرتین دل کی دل ہی مین رہ گئین - حضور بھی
آبدیدہ ہوئے - اور بہت تسلی و تشفی کی - اور فرمایا - اما صبر کرو
صبر کرو - رونے پیٹنے سے کچھ حاصل نہین - تقدیر الٰہی مین کسی
کو دم مارنے کی جا ہے نہین - صبر کے سوا یہان اور کچھ علاج نہین
نوین دن دسوین کی فاتحہ - انیسوین دن بیسوین کی فاتحہ ہوئی ایک ایک
جوڑا دوشالے سمیت اور بہت سی باقرخانیان اور میٹھے کی طشتریان

اللہ کے نام دین اور دو دو باقر خانیان ایک ایک ٹھیے کی طشتری
سب کو نام بنام تقسیم ہوئین - آٹھ سات دن پہلے بانس کی کھپچیون
کی کھانچیون مین سات سات طرح کی مٹھائیان طشتریون مین لگا بیچ
کے چھپے ہوئے لال جھنی کے کنے کس تورے پوش ڈال بہنگیون
مین لگا لگا کے چوبدارون کے ہاتھ نام بنام سب کے ہان پہنچین - جب
کھانچیان بٹ چکین - چالیسوین کی تاریخ مقرر کر کے سفید کاغذ پر رقعے
لکھوا کنبے مین بھیجے - میر عمارت کو قبر کی تیاری کا حکم ہوا - اسنے
پہلے قبر کا کڑا کھلوایا - گلاب کیوڑے کے شیشے - اور عطر اندر ڈالکر
اوپر پکی قبر ہوا - اوپر سنگ مرمر کا تعویذ کھڑا فرش لگا کے قبر تیار
کر دی - انتالیسوین دن رات کو بہت سا کھانا پکا سب کنبے کے
لوگ اکٹھے ہوئے - دیکھو جس جائے انتقال ہوا وہان ایک کھانے
کا تورہ - اور جوڑہ - دوشالہ جانماز - تسبیح - مسواک - کنگھا - جوتی
کشتی مین لگا کے اور تانبے کے برتن غوری رکابی - طشتری - قفلی
بادیہ - کٹورہ - سفلدان - پتیلا - پتیلی - لگن - لگنی - سینی چمچہ
کفگیر - تھالی - سرپوش - چلمچی - آفتابہ - بیندانی وغیرہ رکھے گئے
اور دو لال سبز طوخین سوا من چربی کی سرہانے روشن ہوئین -
رات بھر رونا پیٹنا رہا - صبح کو سب قبر پر آئے - کمخابی شامیانہ چاندی

کی چوبون پر قبر کے اوپر کھڑا ہوا - اُس کے گرد پھولون کا چھپرکھٹ
بنا - بیچ مین کمخاب کا قبرپوش پھولون کی چادر ڈالی - سرہانے کھانے
کا تورہ اور برتن رکھے - لوبان اگر روشن ہوا - جوڑہ قبر کو پہنایا
پائنتی جوتی رکھی - زنانہ ہوا - بیگماتین آئین خوب روئین پیٹین -
باہر ختم ہوا - الائچی دانے ختم کے سب کو بٹے پھر قوالی ہوئی - قوالی
کے بعد سب نے کھانا کھایا - اللہ کے نام بٹوایا تیسرے پہر کو پھر
ختم ہوا - وہ تورہ جوڑہ برتن وغیرہ سب خادمون کو دئے - اپنے
گھر آئے - سہ ماہی چھ ماہی کی فاتحہ وہی دسوین بیسوین کی طرح
ہوئین - برسی کی فاتحہ مین تورہ جوڑہ برتن وغیرہ مرنے کی جائے
نہین رکھے گئے - اور نہ وہ طوغین روشن ہوئین باقی رسمین چالیسوین
کی طرح ہوئین - پہلے سال جو مردے کی فاتحہ ہوتی ہے اُسے برسی
کہتے ہین - اُس کے بعد پھر جو ہر سال برسوین دن فاتحہ ہوگی
وہ دیسہ کہلاتا ہے - بزرگون اور بادشاہون کے دیسے کو عرس
کہتے ہین

تقریظ

عالی جناب معلی القاب صاحب عالم و عالمیان
شاہزادہ میرزا محمد سلیمان شاہ صاحب
گورگانی سرپرست خاندان تیموریہ

مین نے اس کتاب موسوم بہ بزم آخر کو جس مین ہمارے
دو آخری بزرگون کا طریق معاشرت لکھا ہے ملاحظہ کیا۔ چونکہ یہہ
کتاب ہمارے قدیم متوسل منشی فیض الدین نے جو قلعہ
مین پرورش پاکر چھوٹے سے بڑے ہوئے اور نیز صاحب
عالم بہادر یعنے حضرت والد مغفور کی خدمت مین ہمیشہ حاضر
رہے لکھی ہے۔ اس لئے مین تصدیق کرتا ہون کہ جو کچھہ اس مین
لکھا گیا ہے وہ ٹھیک و درست ہے۔ مولف نے صاحب
مطبع ارمغان دہلی واقع ترکمان دروازہ کی فرمائش سے اس

کتاب کو لکھا اور نہایت دلچسپی کے ساتھ لکھا ہے۔

دستخط خاص شاہزادہ صاحب موصوف الصدر

صد پارہ دل (یعنی) تذکرہ مشاہیر عالم

مؤلفہ نامور مؤرخ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر جس مین حسب ذیل سوانح عمریان درج ہین قیمت عہ خلیفہ ناصر الدین اللہ۔ زبیر ابن عوام۔ عبداللہ ابن زبیر۔ ابن بطوطہ۔ بقراط۔ مانی۔ جالینوس۔ سائدین۔ اعز الدین حسین حاتم طائی۔ والبصی۔ جبلہ بن ایہم محمد بن تومرت المہدی المغربی۔ ابو عثمان سعید بن مسجح۔ سباتائی سیوی۔ دمشق کی جامع بنی امیہ۔ سب کے جد اجد حالات درج ہین

ایضاً جلد دوم

جس مین حسب ذیل سوانح عمریان درج ہین قیمت عہ دونون جلدون کے یکمشت خریدار کو محصول کی رعایت۔ ابو الاسود دولی۔ احمد بن طلولون ابو الضحاک۔ عمرو بن معدی کرب زبیدی۔ نابغہ زبیانی۔ اسکندر اعظم سمسون۔ ابن قراقر شلمغانی۔ الحکم المستنصر محمد ابو عبداللہ الزغیر۔ منذر بن مغیرہ۔ حجاج۔ دمشقی مہوس۔ مسجد ایا صوفیہ۔ مسجد اقصی۔ صلیبی جہاد۔

ازواج النبی صلعم جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے پورے حالات و سوانح درج ہین اور مخالفین اسلام کے مدلل جواب قیمت ۱۰ ار

مخدرات مشاہیر عالم

مؤلفہ مولوی عبد الحلیم صاحب شرر جس مین حسب ذیل نامور اور ممتاز خاتونان ارض کے مشرح و مفصل حالات زندگی درج مین بعض اسلام کے پہلے کی خاتونین ہین اور کچھہ اسلام کے بعد کی لکھے ہین - سمی رامس ملکہ بابل - ہند بنت نعمان لیلائے اخیلیہ - شہدہ کاتبہ - زلیخا ملکہ مصر - ملکہ سجاح - ام سلمہ زوجہ سفلح قطر الندی - بلقیس ملکہ سبا - اولنا ملکہ روس - علیہ بنت مہدی - خدیجہ بنت القیم - ملکہ استیر اسرائیلہ - کتھرائن ملکہ روس اول - زبیدہ خاتون ام ہانی مریم - قلوپطرا - میڈم ڈی اسٹائل - ام الخیر رابعہ بصریہ - فاطمہ فقیہا ملکہ زبا - ام ابان - رابعہ شامیہ - فاطمہ نیشاپوریہ - ملکہ زنوبیہ - نوار زوجہ فرزدق مضغہ - محنہ - زہرہ - ہلینہ - جون آف آرک - ام علی تقیہ -

ایضاً جلد دوم

سہ عہ

جس مین حسب ذیل سوانحمریان درج ہین - وبیدون ملکہ سور - پرتھال - ایڈلین راخیل - ماریہ رولان فلپون - حاتکہ بنت معاویہ - تذکار بائی خاتون - ارشد امیہ فریدہ - عفرا - عائشہ بنت طلحہ - ہیپیشیا - خرقاء - ریّا بنت الغطریف - سلمی جفیاف - ظریفہ بنت صفوان - ام حکیم بنت قارظ -